بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ اَحَدًا صَمَدًا
لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ

ان مبارک اور بابرکت کلمات کو دس مرتبہ خلوص دل سے پڑھنے پر اللہ تعالیٰ کا عظیم انعام ہوگا۔ بیس لاکھ نیکیاں آپ کے اعمال نامہ میں درج ہو جائینگی۔ مومنوں پر رحمت کی بارش ہوگی۔ اللہ نور سماوات ولارض ہے۔ وہ ہر چیز پر حاکم اور قادر ہے۔ کائنات کے زرہ زرہ سے واقف ہے۔ وہ ہر پہلو اور تمام مسائل کے دل و دماغ کو خوب جانتا ہے۔ پیارے بندوں کی للکار کو سمجھتا ہے۔ حق اور نا حق کو خوب پہچانتا ہے۔

پیش لفظ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

اَللّٰهُ أَكۡبَرُ اَللّٰهُ أَكۡبَرُ لَا إِلَـٰهَ إِلَّا اَللّٰهُ وَاَللّٰهُ أَكۡبَرُ اَللّٰهُ أَكۡبَرُ وَلِلّٰهِ الۡحَمۡد۔

اللہ سب سے بڑا اللہ سب سے بڑا کوئی اور اللہ نہیں اللہ ایک ہے۔

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمۡ يَلِدۡ ۙ وَ لَمۡ يُوۡلَدۡ ﴿۳﴾ وَ لَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

بنی نوع انسان سے عرض ہے۔ ہماری کائنات جو اس زمین؛ آسمان؛ سورج اور ستاروں میں اپنی زندگی پوری کرتے ہیں، بہت بڑی ہے یہ دنیا۔ اس زمین پر حضرت انسان کے علاوہ ہمہ اقسام جانور اور کیڑے مکوڑے بھی ہیں یہاں موجود۔ اس عالم کے رہنے والے ایک وسیع کرہ زمین کے کئی حصوں میں منقسم ہیں۔ ہر ذی روح کو معلوم ہے کہ ان کے ہم نفوس ایک مدت کے لیے اس دنیا میں اپنی عمر کے دن گذار کر اور اس دنیا کو چھوڑ کر موت کے تابع ہوجاتے ہیں۔ ان کی جگہ ان کی نئی پود آ جاتی ہے۔ حضرت انسان اکثر بھول جاتے ہیں کہ ان کی عمر مختصر ہے وہ دنیا کی نعمت لوٹ کر اپنے مطلب کے اندھیرے میں چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب موت آتی ہے تو اس کو معلوم نہیں ہوتا وہ کیا لے جا رہا ہے اور پیچھے کیا چھوڑا ہے۔ یہ تمام باتوں کا علم کسی کو ہو نہ ہو خالق بخوبی جانتا ہے۔ یہ ذی روح ہمہ اقسام کے ہیں۔ ان کی آبادی زمین پر ہے، پہاڑ اور آسمان پر بھی وہ رہتے ہیں۔ ہیئت ان کی چیونٹی سے لے کر ہاتھی اور اونٹ کی جسامت ہے۔ پیدا کرنے

والے نے ہر ایک کو اس کی جسامت کے لحاظ سے غذا مہیا کرتا ہے۔ ان کے رہنے کے لیے گھر بھی مہیا کرتا ہے۔ ہر ایک کو ان کے لحاظ سے سمجھ بوجھ بھی دیتا ہے۔ دیکھنے کے لیے آنکھیں، سننے کے لیے کان، چلنے پھرنے کے لیے ہاتھ پیر ہر چیز مہیا کرتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ ان میں اپنی نسل کو جاری رکھنے والا خالق کس نے عطا کیا۔ نہیں معلوم۔ تاثر ہے یہ خالق روز اول سے ہے اور ہمیشہ رہیگا۔ پوری کائنات کی ہر جگہ ہر وقت ہر جگہ ہر گھڑی وہ موجود ہے۔ وہ اپنی مخلوق کے ہر فرد کو خوب جانتا ہے۔ مخلوق کو تاکید کرتا ہے اچھے کام کرو برے کو پاس نہ آنے دو۔ اچھی روح کو جنت کے باغات ملیں گے۔ برے کام کرنے والوں کے لیے لپکتے شعلوں کے سوا کچھ نہیں۔ اس کتاب کو غور سے پڑھو۔ اس پر عمل کرو۔ جو مانگنا ہو اللہ سے مانگو۔ وہ کہتا ہے"ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ""مانگنا ہے مجھ سے مانگ، میں تجھے دونگا" پاک صاف رہو" "جھوٹ نہ بولو" "سچ بولو" "نماز پڑھو" ساری دنیا کے انسان آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ ہر پیدا ہونے والی اولاد میں مسلم بننے کی خوبیاں موجود ہیں۔ ہر ایک انسان خواہ کسی مذہب کا پیرو ہو، گر سچے دل سے قبول کر لے اسلام اسی دن سے اس کے گناہ ہو جائیں گے ختم۔ جو نہ چاہے اس کی مرضی ہے۔ پھر قسمت اس کو جہنم لے جائے گی۔ یہی تمہاری مرضی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ نے جب زمین و آسماں پیدا کر دیا فرشتوں سے گویا ہوا سورۃ البقرہ آیت29 هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۤ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَاۗءِ فَسَوّٰىھُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۭ وَھُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۲۹۔ وہی ہے جس نے تمہارے لیے پیدا کیا ہر چیز جو زمین میں ہیں اور توجہ دی آسماں کی طرف اور ٹھیک کر دیا سات آسمان اللہ ہر چیز سے خبردار ہے۔ سورۃ البقرہ آیت30 وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا

وَ یَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾۔ رب نے فرشتوں سے کہا کہ زمین کے لیے ایک نائب، جو اُس کا خلیفہ ہوگا اسے بنانے والا ہوں۔ فرشتوں نے کہا ایسے شخص کو کیوں پیدا کرتا ہے جو زمین میں فساد پیدا کرے اور خون بہائے۔ اللہ نے فرمایا جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔

تعارف الٰہی

اللہ کون ہے؟ اللہ وہ معبود بر حق ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ زندہ ہے اور زندہ رہیگا۔ وہ واحد خالق کائنات ہے اور ہمیشہ رہیگا۔ وہ اکیلا ہے اور اکیلا رہیگا۔ اللہ بے نیاز ہے اس سے کوئی پیدا نہیں ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اسکا کوئی شریک نہیں۔ وہ ایک ہے اس کا ہم سر بھی نہیں۔ اس کے پاس کوئی غفلت نہیں۔ اونگھ بھی نہیں کوئی تھکن نہیں جو اس کو سلا دے۔ آسمانوں اور زمین پر کوئی نہیں جو اس کا شفیع بنے اور کسی کے گناہوں کی سفارش کرے۔ جب تک اس کی موجودگی میں اللہ کی اجازت نہ ہو وہ بخوبی جانتا ہے کہ ان کے آگے اور پیچھے کیا ہے۔ علم جو شناسائی تجربے اور جانکاری سے حاصل ہو اس کا مبلغ علم یا احاطۂ معلومات کسی پرکار کسی دائرہ کھینچنے والے آلہ میں سما سکتا نہیں۔ اس جیسا عالم اور گنج دانش دوسرا کوئی نہیں۔ با خبر اور اعلیٰ علم و دانش سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں۔ اللہ کا تخت سارے آسمانوں اور زمین پر محیط ہے۔ اللہ کبھی تھکن محسوس کرتا نہیں۔ اللہ سب کی سنتا ہے اور صحیح راستہ دکھلاتا ہے۔ یہ دنیا اسی کی بنائی ہوئی ہے۔ زمین، آسمان، سورج، چاند، تارے اور ان کے اندر جو کچھ ہے وہ اس کی تخلیق ہے۔ موجودہ تقریباً آٹھ ارب 8،000،000،000 انسانی آبادی اس زمین پر جو موجود ہے وہ تمام آدم علیہ السلام اور حوا کی اولادیں ہیں۔ اسی کی دین ہیں۔ جو اللہ کے مذہب کو مانتے اور اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ اس کے بتلائے ہوے راستے پر گامزن ہیں۔ ان کے لیے اس

دنیا کے بعد جنت کے حقدار ہیں۔ دوسرے جو اس کو نہ ماننے اور اپنی پسند کے بے اثر، بے زبان اور ساکت و ساکن دیوتاؤں کے پتلوں کو نہلا دہلا کر اپنے ہاتھوں بنائے گئے معبود کی عبادت کرتے ہیں وہ جو خود کچھ نہیں کر سکتے۔ یہ دنیا والے اپنی دنیاوی زندگی میں جو چاہا کریں۔ مرنے پر جہنم کی ایک چھوٹی سی آگ میں خود کو جلا کر خاکستر کر لیتے ہیں۔ دوسرے اپنے مردوں کو خوفناک پرندوں کے سپرد کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ جو اللہ کو تو مانتے ہیں لیکن ابلیس کی راہ چل کر اپنے رسول کو اللہ کا بیٹا بنا کر خود کو جہنم کی راہ پر ڈالتے ہیں۔ وہ سب جو اللہ کو مانتے ہی نہیں ان کے لیے اللہ اپنے بندوں کے اچھے کاموں کو نظر انداز نہیں کرتا وہ "رحمٰن" ہے وہ "رحیم" بھی ہے۔ یہ رحمت وہ اللہ کی راہ چلنے والے 'القرآن' کو پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والوں کے لیے لازم ہے۔

کلمات الٰہی

اللہ تعالیٰ نے زمین، آسمان، سورج، چاند، تارے اور ان کے اندر بےشمار اجزا کو تخلیق کیا۔ اس سے پہلے فرشتے، ملائکہ، جن اور ابلیس تخلیق ہو چکے تھے۔ ربّ العالمین نے آدم علیہ اسلام کو احسن تقویم میں علق اور صلصال کلفخار سے پیدا کیا۔ جنات کو مارج من نار سے پیدا کیا۔ ابلیس کو دہکتی آگ سے پیدا کیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ

میں زمین کے لیے اس کو خلیفہ بنانے والا ہوں۔

فرشتوں نے یوں کہا

قَالُوْۤا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَ یَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ ؕ

ایسے شخص کو کیوں پیدا کرتا ہے جو زمین میں فساد پیدا کرے اور خون بہائے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

قَالَ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۳۰

میں جو جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔

سورۃ البقرۃ آیت 34 اللہ نے سب فرشتوں سے کہا

وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا

آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو، سب نے سجدہ کیا۔

اِلَّآ اِبۡلِیۡسَ ؕ اَبٰی

سوائے ابلیس کے۔

وَ اسۡتَکۡبَرَ ٭۫ وَ کَانَ مِنَ الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۳۴﴾

اس نے انکار کیا، تکبّر کیا اور کافروں میں ہوگیا۔

اللہ نے آدم علیہ السلام سے کہا سورۃ البقرۃ آیت35

وَ قُلۡنَا یٰۤاٰدَمُ اسۡکُنۡ اَنۡتَ وَ زَوۡجُکَ الۡجَنَّۃَ وَ کُلَا مِنۡہَا رَغَدًا حَیۡثُ شِئۡتُمَا ۪ وَ لَا تَقۡرَبَا ہٰذِہِ الشَّجَرَۃَ فَتَکُوۡنَا مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۳۵﴾

تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو جہاں چاہو جاؤ جو رغبت ہو کھاؤ پیو، لیکن شجر ممنوعہ کے قریب بھی نہ جاؤ، ورنہ ظالم ہو جاؤ گے۔

سورۃ الاعراف آیت22

فَدَلّٰىہُمَا بِغُرُوۡرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَۃَ بَدَتۡ لَہُمَا سَوۡاٰتُہُمَا وَ طَفِقَا یَخۡصِفٰنِ عَلَیۡہِمَا مِنۡ وَّرَقِ الۡجَنَّۃِ ؕ وَ نَادٰىہُمَا رَبُّہُمَاۤ اَلَمۡ اَنۡہَکُمَا عَنۡ تِلۡکُمَا الشَّجَرَۃِ وَ اَقُلۡ لَّکُمَاۤ اِنَّ الشَّیۡطٰنَ لَکُمَا عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ﴿۲۲﴾

پھر شیطان نے ان دونوں کے دلوں میں وسوسہ ڈال دیا۔ شیطان فریب سے دونوں کو قریب لے آیا اور اُس شجر ممنوعہ کے پھل کو چکھ لیا اور بے پردہ ہوگئے۔ وہ اپنے اوپر جنت کے پتے جوڑ توڑ کر رکھنے لگے۔ اللہ نے ان کو پکارا ”کیا میں نے منع نہیں کیا تھا، کہ اس درخت کے قریب نہ جاؤ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے“۔

سورۃ الاعراف آیت23

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ٚ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٣﴾

آدم علیہ السلام اور حوا نے اللہ سے رحم کی التجا کی اور کہا ہم نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اگر تو ہم کو بخش نہ دے ہم تباہ ہو جائیں گے۔

اس سورۃ میں اللہ کی دو صفات صاف ظاہر ہوتی ہیں۔ اللہ رحمٰن ہے جو وہ اپنی ساری مخلوقات کو عطا کرتا ہے دوسری صفت الرحیم ہے جو اہل ایمان کے لیے موزوں ہوتی ہے۔

۱۔ القا: وہ بات جو خدا دل میں ڈال دے۔

۲۔ الہام: خدا کی طرف سے دل میں آئی ہوئی بات۔

۳۔ وحی: وہ احکام جو نبیوں پر اترے۔

۴۔ الہامی کتاب: جو احکامات نبیوں پر اتارے گئے۔

چار الہامی کتابیں جو اللہ نے اپنے رسولوں پر اتاری۔

۱۔ تورات: نبی موسیٰ علیہ اسلام پر اُتاری گئی۔

۲۔ زبور: نبی داؤد علیہ اسلام پر اُتاری گئی۔

۳۔ انجیل: نبی عیسیٰ علیہ اسلام پر اُتاری گئی۔

۴۔ القرآن: نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

القرآن اللہ کی طرف سے آخری کتاب ہے۔ اس کے بعد کوئی وحی کا نزول ہوا نہ کوی پیغمبر آیا اور نہ کبھی آئے گا۔ اللہ سبحان تعالیٰ کے مقرب فرشتہ جبرائیل علیہ سلام، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت آئے جب وہ غار حرا میں مصروف عبادت تھے۔ فرشتے مقرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں مخاطب ہوئے:

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾

پڑھ! اپنے رب کے نام جس نے پیدا کیا۔

آنحضرت ﷺ نے کہا: مجھے پڑھنا نہیں آتا۔

فرشتے نے گلے لگا کر دو سے تین بار دبا کر کہا:

خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾

جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔

اللہ نے درگزر کیا اور کہا۔

اِقۡرَاۡ وَ رَبُّکَ الۡاَکۡرَمُ ۙ﴿۳﴾

تو پڑھتا رہ تیرا رب بڑے کرم والا ہے۔

الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ۙ﴿۴﴾

جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا۔

عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ یَعۡلَمۡ ؕ﴿۵﴾

انسان کو وہ علم سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

اس علم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے فرشتے حضرت جبرائیل علیہ سلام کے ذریعہ پہلا سبق سکھایا۔ اس کے بعد اللہ کے کلام آتے رہے۔ ان پانچ آیات میں اور آیات کا اضافہ ہوا اور ایک مکمل سورہ بن گیا۔ مابعد ساری کائنات پر سمائے ہوئے 114 سورۃ، 6236 آیات، 558 رکوع، 14 سجدے، 30 سپارے اور 7 منزلوں پر مبنی القرآن مکمل ہوا۔

رسول کریم ﷺ کی اس دنیا میں مندرجہ ذیل مصروفیات رہیں:

1۔ آنحضرت ﷺ کی ولادت 570 عیسوی میں ہوئی۔

2۔ حضرت خدیجہؓ سے رشتہ ازدواج 610 عیسوی میں ہوئی۔

3۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسالت 610 عیسوی میں عطا ہوئی۔

4۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبلیغ اسلام 613 عیسوی میں شروع کیا۔

5۔ مسلمانوں نے ابی سینا کی طرف 617 عیسوی میں ہجرت کی۔

6۔ حضرت حمزہؓ اور حضرت عمر فاروقؓ نے 617 عیسوی میں اسلام قبول کیا۔

7۔ اسلام سے کافروں کا مسلمانوں سے دریغ 617 عیسوی میں شروع ہوا۔

8۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے 620 عیسوی کو سفرِ معراج کیا۔

9۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے 622 عیسوی میں ہجرت کی۔

10۔ مسجد قباء تاریخ اسلام کی پہلی مسجد 622 عیسوی میں تعمیر ہوئی۔

11۔ تبدیل قبلہ بیت المقدس سے کعبہ شریف 624 عیسوی کو ہوا۔ سورۃ البقرہ آیت 142

قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ ؕ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۴۲﴾

اللہ کو وہ قبلہ پسند ہے جو مغرب اور مشرق کے لیے موضوع ہے اور اللہ کا سیدھا راستہ ہوتا ہے۔

12۔ اسلام کی پہلی جنگ غزوہ بدر 624 عیسوی میں ہوئی۔

سورۃ انفال آیت 7

وَ اِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَ تَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَ يَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷﴾

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مومنوں کو یاد دلایا کہ اللہ تم کو کافروں پر فوقیت دے گا خواہ تمہارے پاس لڑنے کے لیے مناسب ہتھیار نہیں تمہاری

جماعت کافروں سے بہت کم ہے۔ لیکن وہ تمہارا مددگار ہوگا۔ اور تم اپنی جانفشانی سے ان کو زیر کر دو گے۔ آج تمہیں ثابت کرنا ہوگا۔

سورۃ انفال آیت8

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَ يُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۚ﴿۸﴾

تا کہ حق کا حق ہونا اور باطل کا باطل ہونا ثابت کر دے گو یہ مجرم لوگ نا پسند کریں۔

سورۃ انفال آیت17

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۠

تم نے ان کو قتل نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو قتل کیا۔

سورۃ انفال آیت20

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَ اَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۚۖ﴿۲۰﴾

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کا کہنا مانو اور اسکا کہنا ماننے سے روگردانی نہ کرو۔

سورۃ انفال آیت54

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ اَغْرَقْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَ كُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵۴﴾

تمام فرعون حاضر و ناظر سب نے اپنے رب کی باتیں جھٹلائیں۔ ان کے گناہوں کے باعث ہم نے انہیں برباد کیا اور تمام فرعونوں کو ڈبو دیا۔ یہ سارے ظالم تھے۔

13۔ ماہ رمضان کی ابتدا624 عیسوی میں ہوئی۔ ماہ رمضان کے لیے اللہ تعالیٰ کی سورۃ البقرہ آیت183 نازل ہوئی۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٨٣﴾

اے ایمان والو تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے۔ جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

14۔ پہلی عید الفطر 624 عیسوی کو منائی گئی۔

15۔ غزوہ اُحد625 عیسوی میں ہوئی۔ اے ایمان والو! تمہارے حلقہ سے باہر اجنبی تم کو بگاڑ کر بیکار کر دیں گے وہ اپنی بگڑتی زبان اور حرکتوں سے ان کے ارادے ظاہر کر دیں گے اگر تم میں عقل سلیم ہو تو تم پہچان لوگے۔

سورۃ آل عمران آیت118

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ۭ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاۗءُ مِنْ اَفْوَاهِھِمْ ښ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُھُمْ اَكْبَرُ ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿١١٨﴾

تم ان کو چاہتے ہو وہ تم کو نہیں چاہتے۔ جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہیں گے ہم کتاب کو مانتے ہیں لیکن جب اکیلے ہوں تو انگلیاں منہ میں لیکر ناخن چباتے ہیں۔ اور جذبات میں کہتے ہیں، غصہ میں ہی مر جاؤ اللہ ہی جانتا ہے، چھپے ہوے راز۔

سورۃ آل عمران آیت119

هٰٓاَنْتُمْ اُولَاۗءِ تُحِبُّوْنَھُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ

وَ اِذَا لَقُوۡكُمۡ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا ۖۚ وَ اِذَا خَلَوۡا عَضُّوۡا عَلَيۡكُمُ الۡاَنَامِلَ مِنَ الۡغَيۡظِ ؕ قُلۡ مُوۡتُوۡا بِغَيۡظِكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۱۱۹﴾

سن لو تم ان کے دوست ہو، وہ تمہارے دوست نہیں۔ تم سب کتابوں کو مانتے ہو جب تم سب ملتے ہو تو کہیں گے ہم مسلمان ہیں۔ جب وہ اکیلے ہوں تو غصہ سے انگلیاں منہ میں ڈال کر چباتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے سینوں کا حال جانتا ہے۔

سورۃ آل عمران آیت ۱۲۰

اِنۡ تَمۡسَسۡكُمۡ حَسَنَةٌ تَسُؤۡهُمۡ ۚ وَ اِنۡ تُصِبۡكُمۡ سَيِّئَةٌ يَّفۡرَحُوۡا بِهَا ؕ وَ اِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَ تَتَّقُوۡا لَا يَضُرُّكُمۡ كَيۡدُهُمۡ شَيۡـئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ مُحِيۡطٌ ﴿۱۲۰﴾

اگر تم کو بھلائی ملے ان کو بُری لگتی ہے۔ تم کو برائی ملے تو وہ خوش ہوتے ہیں۔ تم صبر کرو، بچتے رہو، ان کے فریب سے تمہارا کام بگڑ جائیں تو وہ سب کچھ کریں جو اللہ کے بس میں ہے۔

سورۃ آل عمران آیت122

اِذۡ هَمَّتۡ طَّآئِفَتٰنِ مِنۡكُمۡ اَنۡ تَفۡشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۲۲﴾

جب تم میں سے دو گروہ بزدلی دکھانے پر آمادہ ہو گئے تھے حالانکہ اللہ ان کا مددگار تھا اور مومنین کو چاہیے کہ اللہ پر توکل کریں۔

امداد الٰہی کا مقصد کافروں کی ایک جماعت کو کاٹ دے اور وہ نامراد واپس چلے جائیں۔ یہ مسلمانوں کی کامیابی تھی۔

16۔ غزوہ خندق 627 عیسوی میں ہوئی۔ جب کافروں کا خوفناک دشوار کن

جتھہ مسلمانوں کے خلاف ہوگیا۔ منافق اسلام کو تباہ کرنے کی غرض سے مسلمانوں کی بستی کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اللہ کے خلاف انہوں نے تمام تدبیریں اکٹھا کر لیں۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے اپنا فضل جاری کیا۔ اللہ کے حواریوں نے نمایاں رہنمائی کے تحت کافروں کے عزم کو شکست دے دی۔

اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تَدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ وَ لَمَّا يَاۡتِكُمۡ مَّثَلُ الَّذِيۡنَ خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلِكُمۡ ؕ مَسَّتۡهُمُ الۡبَاۡسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَ زُلۡزِلُوۡا حَتّٰى يَقُوۡلَ الرَّسُوۡلُ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ مَتٰى نَصۡرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصۡرَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ ﴿۲۱۴﴾

اہل ایمان کو جب مشکل حالات کا سامنا کرنا پڑا تو اللہ کی مدد کا انتظار شروع کیا۔ اللہ کو معلوم تھا کہ بھلائی کرنے والے کو ضرور مدد ملے گی۔

17۔ رسولﷺ کی حکمرانوں کو اسلام کی دعوت 628 عیسوی میں دی۔

☆ قیصر روم کے نام خط وحیہ بن خلیفہ کے ہاتھوں آنحضرت نے بھیجا۔ ہرقل نے وصول کیا۔

18۔ آنحضرت کا خط خسرو پرویز شہنشاہ ایران کے نام حضرت عبداللہ بن حذافہؓ نے پہنچایا۔ جب خسرو نے خط پر آنحضرتﷺ کا نام پہلے لکھا دیکھا تو طیش میں آکر نامہ مبارک کے پرزے کر دیئے اور کہا میرا غلام ہو کر اس طرح خط لکھتا ہے۔ پرویز نے حکم بھیجا کہ آنحضرت کو گرفتار کرکے میرے پاس بھیج دو۔ انہوں نے دو افسر مدینہ بھیجے۔18۔ غزوہ خیبر 628 عیسوی میں ہوئی۔ خیبر یہود کا مرکز تھا۔ وہ ملت اسلامیہ کے خلاف سازشوں کا مرکز تھا۔ سلام بن الحقیق اس کا با اثر سردار تھا۔ اس نے قریبی

قبائل کو مسلمانوں کے خلاف لڑائی کے لیے تیار کر لیا تھا۔ وہ مدینہ منورہ پر حملہ کے لیے تیار ہو گئے تھے۔ پیغمبرِ اسلام کو اللہ کی بشارت مل گئی تھی۔ 7 ہجری کو پندرہ سو کی تعداد کے ساتھ خیبر کے لیے روانہ ہو گئے۔ یہاں یہودیوں کے چھ قلعے تھے۔ ان کے پاس بیس ہزار تجربہ کار سپاہی تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو اس مہم پر بھیجا لیکن قلعہ فتح نہیں ہوا۔ دوسرے دن حضرت علیؓ کو اس مہم پر بھیجا۔ پہلے قموس کا قلعہ فتح ہوا۔ اس لڑائی میں نوّے یہود قتل ہوئے اور بیس مسلم شہید ہوئے۔ خیبر کی فتح کے بعد زمینیں مسلمانوں کے قبضہ میں آ گئیں۔ یہودیوں نے درخواست کیا کہ زمین ان کے پاس رہنے دیں۔ معاوضہ میں نصف پیداوار مسلمانوں کو دی جائے گی۔ آنحضرت نے منظور کر لیا۔ اس کا نتیجہ اچھا ہوا۔

سورۃ الفتح آیت نمبر 15

سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ؕ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵﴾

جب تم غنیمتیں حاصل کرنے کے لیے ان کی طرف چلو گے تو پیچھے رہ جانے والے کہیں گے ہمیں بھی اپنے پیچھے آنے دو۔ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا کلام بدل دیں۔ تم فرماؤ ہرگز ہمارے پیچھے نہ آؤ۔ اللہ نے پہلے سے اسی طرح فرما دیا ہے، تو اب کہیں گے بلکہ تم ہم سے حسد کرتے ہو بلکہ وہ منافق بہت تھوڑی بات سمجھتے ہیں۔

سورۃ الفتح آیت نمبر 16

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٦﴾

پیچھے رہ جانے والے دیہاتیوں سے فرماؤ: عنقریب تمہیں ایک سخت لڑائی والی قوم کی طرف بلایا جائے گا تم ان سے لڑو گے یا وہ مسلمان ہو جائیں گے پھر اگر تم فرمانبرداری کرو گے تو اللہ تمہیں اچھا ثواب دے گا اور اگر پھرو گے جیسے تم اس سے پہلے پھر گئے تھے تو وہ تمہیں درد ناک عذاب دے گا۔

19۔ غزوہ موتہ 629 عیسوی میں ہوئی۔ آنحضرت پیغمبر اسلام نے حضرت حارس بن عمرؓ کو حاکم بصری کے پاس دعوت اسلام دے کر بھیجا۔ حاکم بصرہ نے انہیں شہید کردیا۔ آنحضرت کو بےحد رنج ہوا۔ زید بن حارث کو تین ہزار کی جمعیت کے ساتھ حارث کے انتقام میں اس ہدایت کے ساتھ بھیجا کہ اگر یہ بھی شہید ہوے تو عبداللہ بن راحہ کو سپہ سالار بنایا جائے۔ مسلمانوں نے بہادری سے لڑا لیکن وہ بھی شہید ہوئے۔ ان کے بعد رواحہ نے جھنڈا اٹھا لیا۔ وہ بھی شہید ہوئے۔ آخر حضرت خالد بن ولیدؓ نے عَلم اٹھایا۔ خالد بن ولید نے بڑی سمجھداری سے بچی ہوئی فوج کو دشمنوں کے جھرمٹ سے باہر نکال لیا۔ اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح دے دیا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ اسی دن سے سیف اللہ کہلائے۔ اس جنگ میں آنحضرت بہ نفس نفیس نہیں تھے۔ اس جنگ میں تین ہزار مومنوں کے سامنے ایک لاکھ کی فوج

تھی۔ مسلمانوں کی فوج تین دفعہ باری باری اپنے سپاہ سالاروں کی شہادت دیکھتی رہی پھر چوتھی دفعہ ''سیف اللہ'' نمودار ہوا اور تین بار کی ٹوٹی ہوئی خون میں ڈوبی ہوئی، تین ہزار کی فوج کو لیکر ایک لاکھ کی فوج کو ڈھیر کر ڈالا۔ اللہ کی تلواروں میں ایک تلوار چمکی تھی۔ اللہ نے الفتح لکھ دیا۔ پھر کوئی تلوار نہیں اٹھی۔ اللہ نے فتح کا مژدہ سنا دیا۔ مقام شام کی ریاست بلقاء کا ایک قصبہ کوہ سینا کا دامن لڑائی کا مقام موتہ۔ جنگ موتہ کو بھی سریہ موتا کہا جاتا ہے اس لیے کہ آنحضرت ﷺ اس غزوہ میں بہ نفس نفیس نہیں تھے۔ اسلام کی اس فتح نے مخالفین کو بہت پیچھے دھکیل دیا۔ اس معرکہ کے بعد قریش نے اپنی گردنیں جھکا دیں۔ اس کے تین ماہ بعد آنحضرت ﷺ نے مکہ کا رخ کیا۔

20۔ فتح اسلام 630 عیسوی میں ہوئی۔ آنحضرت کا سب سے اہم فرض کعبہ کو بتوں سے پاک کرنا تھا۔ آنحضرت نے دس ہزار کا لشکر لے کر مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ ایک منزل کی مسافت پر قیام کیا۔ قریش کو مسلمانوں کی آمد کا پتہ چلا تو وہ گھبرا گئے۔ ابو سفیان رات کے وقت باہر نکلا۔ لشکر کے چند سپاہیوں نے اسے پکڑ کر آنحضرت کے پاس پیش کیا۔ مسلمان اس دشمن اسلام کو مارنے کے قریب تھے مگر آنحضرت نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کی سفارش پر اسے معاف کردیا۔ اس حسن سلوک پر ابوسفیان فوری مسلمان ہو گئے۔ مکہ میں داخل ہوتے وقت آنحضرت نے اعلان کرا دیا جو شخص ہتھیار ڈال دے یا حرم پاک میں پناہ لے گا یا ابوسفیان اور حکیم بن حزام کے گھر پناہ لے گا یا اپنے گھر میں پناہ لے گا اسے پناہ دی جائے گی۔ لشکر اسلام گروہ کی شکل میں شہر کے ہر راستے

سے داخل ہوا۔ سوائے جنوبی راستے سے لشکر داخل نہیں ہوا۔ عکرمہ بن ابوجہل اور اسکے چند ساتھیوں نے خالد بن ولید کے دستے کو روکنے کی کوشش کی۔ اس جھڑپ میں تین مسلمان شہید ہوئے اور تیرہ کفار مارے گئے۔ اسلامی فوج فاتحانہ مکہ میں داخل ہوئی۔ کسی شہری کو ہاتھ نہیں لگایا گیا۔ کسی کافر کا مال لوٹا نہیں گیا۔ مکہ میں داخل ہوتے ہی آپ نے تطہیر مکہ کی طرف توجہ کی۔ یعنی کعبہ کو بتوں سے پاک کیا۔ اس وقت خانہ کعبہ میں تین سو ساٹھ بت تھے۔

سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 81

وَ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿۸۱﴾

حق آگیا اور باطل مٹ گیا' بے شک باطل مٹنے کی چیز ہے۔

21۔ غزوہ تبوک 630 عیسوی میں ہوئی۔ عرب شام کی سرحد پر تبوک ہے۔ یہ علاقہ رومیوں کے قبضہ میں تھا۔ جنگ موتہ کے بعد رومیوں نے عرب پر حملہ کا ارادہ کر لیا تھا۔ وہاں کا غسانی خاندان اور مذہب اس کا عیسائی تھا۔ وہاں ان کی بڑی فوج تھی۔ آنحضرت ﷺ رجب کو حضرت علیؓ مدینہ چھوڑ کر تیس ہزار مسلمانوں کے ساتھ جس میں دس ہزار سوار تھے شام روانہ چھوڑ کر شام چلے گئے۔ تبوک پہنچنے پر معلوم ہوا کہ یہ اطلاع غلط تھی۔ آنحضرت ﷺ وہاں بیس دن رہے۔ اس جگہ خطرہ تھا۔ آپ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو چار سو آدمیوں کے ساتھ دومتہالجند بھیج دیا۔ خالد بن ولید نے اسے گرفتار کر لیا۔

22۔ رسول ﷺ نے 631 عیسوی کو حج کیا۔ بعد نماز فجر میدان عرفات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تاریخی خطبہ الوداع دیا جو اسلامیات

کا عطر اور خلاصہ ہے۔ وہ دن اسلام پورے جاہ و جلال سے نمودار ہوا اور جہالت مٹا دی۔ سوتی آنکھوں کو جلا دیدی۔ اور کہا! اللہ کے بندو، اللہ سے ڈرتے رہو۔ اس کی اطاعت کرو۔ بھلائی سے شروع کرو۔ جہالت کے تمام دستور و مراسم مٹا دیئے گئے ہیں۔ تمہارا اللہ ایک ہے۔ تمہارا باپ بھی ایک ہے۔ نہ عربی کو عجمی پر فضیلت ہے نہ عجمی کو عربی پر۔ نہ سرخ کو سیاہ پر نہ سیاہ کو سرخ پر۔ فضیلت کا مدار تقویٰ پر ہے۔ تقویٰ کے معنی اللہ کی اطاعت کرنا اور اسکے حکم کی تعمیل کرنا اور اسکی سزا سے بچنا۔ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ لوگوں! غلاموں سے برابر کا سلوک کرو۔ جو خود کھاو ان کو کھلاؤ۔ جو تم پہنو ان کو پہناؤ۔ دور جہالت کے تمام سود ختم کر دیے گئے۔ سب سے پہلے اپنے چچا عباس بن مطلب کا سود معاف کرتا ہوں۔ اے لوگو! عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہو۔ تمہارا عورتوں پر حق ہے ان سے نرم سلوک کرو، مہربانی سے پیش آو۔ جس طرح اس مہینہ اس دن کی عزت کرتے ہو۔ تمہارا خون اور مال ایک دوسرے پر حرام ہے۔ ایک بھائی کا مال دوسرے پر حلال نہیں جب تک خوشی سے وہ خود نہ دے۔ میں دو چیزیں تم میں چھوڑتا ہوں۔ ایک اللہ کی کتاب ہے اور ایک میری سنت ہے۔ لوگو! اگر کوئی حبشی غلام بھی تمہارا حاکم ہو وہ تمہیں کتاب کے مطابق چلائے،اس کی فرمانبرداری کرو۔ عبادت کرو،نمازیں پڑھو، روزے رکھو، میرے احکام کی پیروی کرو، جنگ میں شامل ہو جاؤ۔ یاد رکھو! تمہارے اعمال میں خلوص، خیر خواہی اور جماعت میں اتحاد ہونا چاہیے۔ یہ اسلام ہے۔ تمہارے لیے ضروری ہے کہ میری باتیں ان لوگوں تک پہنچ جو یہاں نہیں ہیں۔ ان لوگوں سے زیادہ بہتر جو یہاں

اپنے کانوں سے سن رہے ہیں۔ انہوں نے حاضرین سے پوچھا قیامت کے دن اللہ نے تم سے میرے متعلق پوچھا تو کیا جواب دو گے، سب نے ایک آواز میں جواب دیا ہم کہیں گے آپ ﷺ نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا، اپنا فرض ادا کر دیا۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھا اور ہاتھ اٹھا کر تین مرتبہ فرمایا اے اللہ تو گواہ رہنا۔ خطبہ کے بعد وحی نازل ہوئی۔ آج میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا۔ تم پر اپنی نیت پوری کر دی اور تمہارے لیے دین اسلام پسند کر دیا۔ اس کے بعد وحی کا سلسلہ بند ہوگیا۔ اگر اس کے بعد کسی کی امانت ہے تو واپس لوٹا دے۔ اللہ نے مہینوں کی تعداد بارہ بتلائی ۔ ان میں سے چار حرمت والے ہیں۔ ذی القعدہ، ذی الحجہ، محرم، رجب۔ اللہ تعالی نے ہر ایک حقدار کا حق دے دیا۔ کسی وارث کے لیے وصیت جائز نہیں۔ لڑکا اس کا وارث جس کے بستر پر پیدا ہوا۔ زنا کار کے لیے پتھر اور ان کا حساب خدا کے ذمہ۔ عورت کو اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر لینا جائز نہیں۔ قرض ادا کیا جائے عطیہ لوٹا دیا جائے ضامن تاوان کا ذمہ دار۔

23۔ رسول ﷺ کا وصال 632 عیسوی میں ہوا۔ حج سے واپسی کے بعد قبیلوں اور صوبوں پر توجہ دی۔ زکوٰۃ اور حج کو منظم کیا۔ عرب کی طریق اخلاق کو بہتر بنانے کے لیے صحابہ کو ملک کے اہم مقامات کو بھیجا۔ خود کو اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضری کی تیاری شروع کر دیا۔ یہ آنحضرت ﷺ کی ہجرت کا گیارھواں سال تھا۔18\19 صفر رات کو اٹھے اور قبرستان بقیع جا کر سلام کی آواز دی۔ کچھ دیر ٹھہرے پھر واپس ہوئے۔ طبیعت ناساز تھی۔ اس حالت میں بھی از راہ عمل باری باری مطہرات کے پاس آرام

فرماتے رہے۔ مرض جب بڑھا تو ہر ایک کی مرضی سے حضرت عائشہؓ کے ہاں ٹھہر گئے۔ جمعرات کو جب بخار بڑھ گیا، ظہر کی نماز کا وقت ہوا آپ نے غسل فرمایا اور مسجد تشریف لے گئے۔ نماز سے قبل دو خطبہ دیئے۔ عشاء کی نماز کا وقت ہوا، کمزوری اور غشی طاری ہوئی۔ مسجد نہ جا سکے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کو امامت کے لیے کہا۔ کچھ بہتری محسوس ہوئی تو مسجد میں تشریف لے گئے۔ حضرت ابو بکرؓ نماز پڑھا رہے تھے۔ انہوں نے ہٹنا چاہا آنحضرتؐ نے امامت جاری رکھنے کا اشارہ کیا اور خود ان کے برابر بیٹھ گئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیٹھ کر نماز ادا کی۔ حضرت ابوبکرؓ نے جمعرات کی نماز عشاء سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال تک سترہ نمازیں پڑھائیں۔

پیغمبران اسلام

سلسلہ	نام گرامی	مدت حیات (سال)	مقام مرتبت	اہم معلومات
1	حضرت آدم علیہ اسلام	1000/950	زمین پر اللہ کے خلیفہ	اللہ کی بنائی گئی پہلی اور آخری انسانی تخلیق
2	شیٹھ	912	اللہ کے نمائندے	-
3	حضرت ادریس علیہ اسلام	83	پیغمبر اسلام	عراق
4	حضرت نوح علیہ اسلام	950	پیغمبر اسلام	عراق
5	حضرت ہود علیہ اسلام	150	پیغمبر اسلام	جنوبی عرب
6	حضرت صالح علیہ اسلام	58	پیغمبر اسلام	وادی القرآ
7	حضرت لوط علیہ اسلام	175	پیغمبر اسلام	میسوپوٹیمیا
8	حضرت ابراھیم علیہ اسلام	175	پیغمبر اسلام	میسوپوٹیمیا
9	حضرت اسماعیل علیہ اسلام	176	پیغمبر اسلام	واللہ یعلم
10	حضرت اسحاق علیہ اسلام	180	پیغمبر اسلام	ہیبرون
11	حضرت یعقوب علیہ اسلام	147	پیغمبر اسلام	ہیبرون
12	حضرت یوسف علیہ اسلام	110	پیغمبر اسلام	ہیبرون / مصر
13	حضرت شعیب علیہ اسلام	100	پیغمبر اسلام	یمن
14	حضرت موسیٰ علیہ اسلام	120	اللہ کے رسول	مصر / فلسطین
15	حضرت ہارون علیہ اسلام	122	پیغمبر اسلام	حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی
16	حضرت داوٗد علیہ اسلام	70	اللہ کے رسول	یروشلم
17	حضرت سلیمان علیہ اسلام	53	پیغمبر اسلام	یروشلم
18	حضرت الیاس علیہ اسلام	-	پیغمبر اسلام	یروشلم
19	حضرت علیشا علیہ اسلام	60/80	اللہ کے نمائندے	یاریحا میں تبلیغ کی
20	حضرت عزیر علیہ اسلام	40	اللہ کے نمائندے	عراق
21	حضرت ایوب علیہ اسلام	96	پیغمبر اسلام	فلسطین

22	حضرت ذوالکفل علیہ اسلام	75	اللہ کے نمائندے	یروشلم
23	حضرت	120	پیغمبر اسلام	نووہ
24	حضرت ذکریا علیہ اسلام	130	اللہ کے نمائندے	فلسطین
25	حضرت	42	پیغمبر اسلام	فلسطین
26	حضرت عیسی علیہ اسلام	33	اللہ کے رسول	فلسطین
27	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	63	اللہ کے رسول	جنوبی عرب

فی زمانہ ترتیب مذاہب معہ تعداد

وکی پیڈیا کے مطابق آج کی دنیا میں جو مذاہب موجود ہیں ان کی تعداد حسب ذیل بنتی ہے:

Religion	Adherents	Percentage
Christianity	2.480 billion	31.0%
Muslims	1.992 billion	24.9%
Unaffiliated	1.248 billion	15.6%
Hindus	1.261 billion	15.2%
Buddha	0.528 billion	6.6%
Folk Religion	0.447 billion	5.6 %
Sikhism	0.024 billion	0.3%
Other Religions	0.064 billion	0.8%

تاریخ اسلام

اسلام کی ابتداء حضرت آدم علیہ اسلام سے شروع ہو کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر پیغمبر نے تبلیغ کی۔ ان دو اہم اسلام کے نمائندوں کے درمیان جتنے نبی، رسول اور پیغمبر آئے وہ تمام صرف ایک ہی معبود اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے واحد مذہب اسلام کے نمائندے رہے۔ حضرت نوح علیہ سلام، حضرت ہود علیہ سلام، حضرت لوط علیہ سلام، حضرت شعیب علیہ سلام، حضرت یعقوب علیہ سلام، حضرت یوسف علیہ سلام، حضرت یونس علیہ سلام، حضرت ابراھیم علیہ سلام، حضرت اسماعیل علیہ سلام، حضرت موسیٰ علیہ سلام اور حضرت عیسی علیہ سلام اس کے علاوہ اور بہت سے پیغمبر جو سب بلا شک و شبہ مسلمان تھے۔ انہوں نے اللہ کا پیغام اپنے وقتوں میں لوگوں تک پہنچایا۔ اہل کتاب چار ہیں جن کا ذکر پہلے آ چکا ہے۔ ان کے بعد پیروؤں نے ان کی تعلیمات کی صورت کو مسخ کر کے عیسائیت اور یہودیت کی شکلیں دے ڈالیں۔

سورۃ ال عمران آیت67

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّ لَا نَصْرَانِيًّا وَّ لٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۶۷﴾

حضرت ابراھیم علیہ السّلام نہ یہودی تھے نہ نصرانی وہ راہ راست پر چلنے والے مسلمان تھے۔

حضرت ابراھیم علیہ السّلام اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السّلام کے ساتھ

خانہ کعبہ کی دیواریں بلند کرتے ہوے دعا مانگی۔ سورۃ البقرۃ آیت128

رَبَّنَا وَ اجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَيۡنِ لَكَ وَ مِنۡ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسۡلِمَةً لَّكَ

ہمارے پروردگار! ہم دونوں کو اپنا مسلم (مطیع) بنا اور ہماری نسل سے ایک ایسی قوم اٹھا جو تیرے مسلمان ہوں۔

اس کے بعد اپنی اولاد حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ سلام سے حضرت ابراھیم علیہ سلام نے یوں ارشاد فرمایا۔ سورۃ البقرۃ آیت132-131

اِذۡ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسۡلِمۡ ۙ قَالَ اَسۡلَمۡتُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۳۱﴾ وَ وَصّٰى بِهَآ اِبۡرٰهٖمُ بَنِيۡهِ وَ يَعۡقُوۡبُ ؕ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصۡطَفٰى لَـكُمُ الدِّيۡنَ فَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۳۲﴾

حضرت ابراھیم علیہ السّلام کے رب نے کہا تو مسلم ہو جا۔ انہوں نے جواب دیا میں سارے جہاں کا مسلم آقا بن گیا ہوں۔ اس بات کی وصیت ابراھیم نے اپنی اولاد کو دی ان کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی اولاد کو دی۔ اے میرے بچو اللہ نے تمہارے لیے یہی دین پسند کیا ہے۔ اس لیے تم مرتے دم تک مسلم ہی رہنا۔

حضرت یعقوب علیہ سلام نے اپنی وفات کے وقت اپنے بیٹوں سے پوچھا میرے بعد تم کس کی بندگی کرو گے۔ بیٹوں نے جواب دیا سورۃ البقرۃ آیت133

اَمۡ كُنۡتُمۡ شُهَدَآءَ اِذۡ حَضَرَ يَعۡقُوۡبَ الۡمَوۡتُ ۙ اِذۡ قَالَ لِبَنِيۡهِ مَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِىۡ ؕ قَالُوۡا نَعۡبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبۡرٰهٖمَ وَ اِسۡمٰعِيۡلَ وَ اِسۡحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ وَّ نَحۡنُ لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۳۳﴾

ہم اسی ایک خدا کی بندگی کریں گے جسے آپ نے اپنے بزرگوں ابراھیم

علیہ السّلام، اسماعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام نے خدا مانا ہے۔ ہم اسی مسلم کے نمائندہ ہیں۔

یعنی اسلام کے پیرو ہیں۔ ایک جگہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کو حکم ہوا کہ اعلان کرو۔ سورۃ البقرۃ آیت136

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَ مَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰى وَ مَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝١٣٦

آپ کہہ دیں دین خدا پر ایمان لائے ہیں۔ اس تعلیم کو مانتے ہیں جو ہم پر نازل کی گئ ہے۔ ان تعلیمات کو بھی مانتے ہیں جو ابراھیم علیہ السلام، اسماعیل، یعقوب علیہ السّلام اور اولاد پر نازل ہوئی تھیں اور جو کتابیں موسیٰ علیہ السلام اور عیسی علیہ السلام اور دوسرے انبیاء کو ان کے رب کی طرف سے دی گئیں۔ سب پر ایمان لاتے ہیں۔ ہم ان پیغمبروں میں کسی سے فرق نہیں کرتے۔ ہم ان کے فرمانبردار ہیں۔

اسلامی نقطۂ نظر سے جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم اور قرآن حکیم پر ایمان نہ لانا کفر ہے۔ اسی طرح کسی ایک نبی یا آسمانی کتاب کا انکار کرنے سے بھی انسان کافر ہو جاتا ہے۔ سورۃ ال عمران آیت19

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۫

اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ اسلام کے پیرو ان کے انتقال کے بعد اپنے مذہب کو یہودیت میں ڈھال لیا۔ ان کے بعد حضرت عیسی علیہ السلام جو لوگوں کو گناہ سے بچانے کیلیے مشہور تھے۔ وہ مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ مختلف بیماروں کو صحت یاب

کرتے تھے۔ عیسیٰ علیہ السلام کی پیدایش فرشتوں کی نگرانی میں ہوئی۔ انہوں نے اپنی ساری عمر بھلائی میں گذار دی۔ حکومت وقت ان کی مقبولیت سے بہت بیزار تھی۔ عیسیٰ علیہ اسلام نے لوگوں کی امداد میں مشغول رہے اور حکمران وقت نے ان کو راہ سے ہٹانے کے لیے ان کی جان کے پیچھے رہے۔ بالآخر موت کا حکم ہوا اور ان کو شدید اذیت دے کر مارنے کی سازش کی۔ جب حالات ان کی سزا تک پہنچے اور ان کو صلیب پر چڑھانے کی سازش ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو زمین سے اٹھا لیا۔ ان کی جگہ ان کے نقل کی صلیب ہوگئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے یوں مشہور کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں جنہیں اللہ نے اپنے پاس واپس بلا لیا۔ اس اعلان کے بعد اہل یہود نے بھی ایک اللہ کے بیٹے کا اعلان کر دیا۔ اس طرح یہود اور عیسائی دونوں نے ایک ایک اللہ کا بیٹا بنا ڈالا۔ مذہب اسلام سختی سے ان دونوں کی باتوں سے انکار کرتا ہے۔ مذہب اسلام کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے واپس نمودار ہونگے۔ ان کی وفات اس کے بعد ہوگی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مزار ان کی آخری آرام گاہ ہوگی۔ سورۃ النساء آیت 157

وَّ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝۱۵۷

اور ان کے اس کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم اللہ کے رسول کو شہید کیا حالانکہ انہوں نے نہ تو اسے قتل کیا اور نہ انہیں سولی دی بلکہ ان یہودیوں کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملتا جلتا ایک آدمی بنا دیا گیا اور بیشک یہ یہودی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اختلاف کر رہے ہیں ضرور اس کی طرف سے شبہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ سوائے گمان کی پیروی

کے ان کو اس کی کچھ بھی خبر نہیں اور بیشک انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا۔

سورۃ النساء آیت 159

وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴿۱۵۹﴾

کوئی اہل کتاب ایسا نہیں جو ان کی موت سے پہلے ایمان نہیں لایا اور قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان پر گواہ ہوں گے۔

جب شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام اور حوا کو وسوسے میں ڈال کر جنت سے محروم کیا اور وہ اللہ کے حکم پر زمین پر اتر آئے۔ اس موقعہ پر حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے چند باتیں سیکھ لیں۔ اللہ نے ان کی توبہ قبول فرما لی۔ بےشک اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ ارشاد الٰہی ہوا: اللہ کی حکومت آسمانوں اور زمین پر ہے۔ جب بھی مذہب کی بات ہوئی زیادہ تر "حزب" "امت" یا "جماعت" کے لفظ استعمال ہوئے قدیم عربستانوں میں "نسل" یا "جماعت" کے لفظ استعمال ہوئے۔ موجودہ زمانے میں بھی ایک قوم کہلاتے ہیں۔ اس کے برعکس اہل اسلام رنگ، زبان اور وطن کو اس حد تک کہ باہمی تعاون اور پہچان کا ذریعہ بنے۔ پیغمبر اسلام نے اپنے آخری خطبہ میں ان صاف الفاظ میں کہہ دیا جاہلیت کے تمام گھمنڈ میرے پاؤں تلے کچل دیئے گئے ہیں۔

كلُّكم من آدمَ وآدمُ من تُرابٍ۔

سب انسان آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم علیہ السلام مٹی سے بنائے گئے ہیں۔

اللہ کے نزدیک وہی ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ عجمی کو عربی پر فوقیت حاصل نہیں ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق مشرق اور مغرب کے فاصلے پر

بسنے والے دو انسان بظاہر ایک دوسرے سے بہت دور کیوں نہ ہوں اگر ایک اللہ کو مانتے ہوں اور کسی کو شریک نہیں کرتے ہوں اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلائے ہوے ہدایات پر عمل کرتے ہوں وہ ملت اسلامیہ کے رکن ہو جائیں گے۔ بلال حبشی، صہیب رومی اور سلمان فارسی باوجود سخت اختلافات ملت اسلامیہ کے معزز رکن تسلیم کیے گئے۔ مگر ابوجہل اور اثیر بن خلف ہم نسل، ہم زبان اور ہم وطن ہونے کے باوجود اسلامی ملت میں شامل نہ ہو سکے۔ اللہ کی رسی مضبوطی سے پکڑے رکھنا اور متفرق نہ ہونا۔ خدا کو یاد کرنا۔ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ تب اللہ نے تمہارے دلوں مین نرمی پیدا کرکے تم کو آپس میں بھائی کا درجہ دے دیا ہے۔ اس سے پہلے تم تباہی کے گڑھے تک جا چکے تھے۔ مومن آپس میں بھائی ہیں۔

722 عیسوی میں مسلمان تاجر سندھ کی بندرگاہ دیبل کے قریب ایک جگہ اپنی کشتیوں کو روکا، وہاں کے حاکم داہر کے سپاہیوں نے انہیں لوٹ لیا اور ان کی عورتوں کو بےعزت کیا۔ ایک عورت نے حجاج کا نام لے کر مدد کے لیے پکارا۔ حجاج جو خلیفہ ولید کا گورنر تھا۔ اس وقت ہزاروں میل دور تھا اپنے بہنوں اور بھائیوں کی جان بچانے کے لیے ایک فوج محمد بن قاسم کی سرداری میں روانہ کردیا۔ یہ چھوٹا واقعہ ہندوستان میں فتوحات کا باعث بن گیا۔ اتحاد ملی کو مستحکم کرنے اور صدیوں کی عداوتوں اور دشمنیوں کو ختم کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے مختلف اوقات اور حالات میں اپنے ارشاد اعلی سے مسلمان بھائیوں کے ناتے یک سو کر دیا۔ یہ اسی اخوت کا نتیجہ تھا۔ مسلمانوں کی ایک عالمگیر برادری قائم ہوگئی۔ ایک جہاد میں چند مجاہدین زخموں میں نڈھال ہو گیے پانی کے لیے ایک نے پکارا دوسرے نے اپنا پانی اسے بھیج دیا اس نے تیسرے کو بھیج دیا اس طرح کسی نے ایک دوسرے کی خاطر

پیاسے رہ گئے، سب شہید ہو گئے۔ ان میں کوئی سگے بھائی نہیں تھے۔ القرآن کے علاوہ احادیث میں بھی مسلمانوں کے اتفاق پر بہت کچھ موجود ہے۔ ملت اسلامیہ کو اینٹوں کی عمارت سے مماثلت دی جاتی ہے۔ باجماعت نمازیوں کی مثال بھی دی جاتی ہے۔ ایک امام کے پیچھے لا تعداد نمازی کئی قطاروں میں کھڑے ہوکر صف بندی کرتے ہیں اور سب ایک امام کی پیروی کرتے ہیں۔ امام کے پیچھے نماز میں کوئی نمازی آواز نہیں نکال سکتا سوائے سورۃ فاتحہ کے بعد با آواز بلند آمین کہ سکتا ہے اور رکوع کے بعد سیدھا کھڑے ہوتے وقت رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہے۔ اس نماز کا دائرہ بہت بڑا دلفریب نظارہ ہوتا ہے۔ جن لوگوں نے تفرقہ ڈالا اور گروہ بن گئے ان سے تمہارا واسطہ نہیں۔

سورۃ انعام آیت159

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾

آپس میں جھگڑا نہ کرو، کمزور ہو جاؤ گے۔ حدیث شریف ہے دو لڑنے والوں میں وہ بہتر ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔ دو مسلمانوں میں لڑائی کفر ہے۔ اقبال نے کہا:

ملت کے ساتھ ربط استوار رکھ
پیوستہ رہ شجر سے، امید بہار رکھ
منفعت ایک ہے اس ملت کی
سب کا نبی ایک، دین ایک، ایمان ایک
حرم پاک ایک، اللہ بھی ایک
بڑی بات ہوتی جو ہوتے مسلمان ایک

دین اسلام

اسلام کا مطلب اللہ کی اطاعت ہے۔ مسلم اللہ کے احکام کی پیروی کرتے ہوے اس کے فرمان کو ماننا اور اس کے مطابق چلتا ہے۔ نہ صرف انسان تمام مخلوق اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔

آل عمران آیت ۸۳

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَ لَهٗۤ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

لوگ اللہ کی اطاعت کا طریقہ کیا چاہتے ہیں! آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ کے فرمان کے طابع ہے آخرت میں اللہ کی طرف لوٹنا ہے۔

ہر ایک مخلوق کو خالق کے احکام کو خواہ مانے یا نہ مانے عمل کرنا ہے۔ کائنات کی ہر چیز جیسے سورج، چاند، تارے، انسان، چرند و پرند، پہاڑ، درخت اور پانی سب اللہ کے قانون کی اطاعت کرتے ہیں۔ مثلاً سورج روز صبح مقرر کردہ وقت پر نکلتا ہے اور شام کو ڈوب جاتا ہے، زمین سے اس کا فاصلہ مقرر ہے۔ گرمی اور روشنی بھی اسی کے مطابق پہنچاتا ہے۔ انسان بچہ سے جوان اور آخر میں بوڑھا ہو کر دنیا چھوڑ دیتا ہے۔ اللہ کے عطاء کیے ہوئے زبان، کان تمام اعضاء اللہ کے حکم کی اطاعت کرتے ہیں۔ کوی مخلوق اس کے احکام سے گریز نہیں کر سکتا۔ اسکے علاوہ اللہ جو احکام دیتا ہے وہ تشریح احکام ہیں۔ اس کی پیروی کے لیے آزادی ہے کہ مخلوق اس پر اپنی مرضی سے ان احکام کی پیروی کرے یا نہ کرے۔ مثلاً اللہ کا

انسان کو حکم ہے کہ ایک خدا کی بندگی کرے لیکن اس پر وہ مجبور نہیں کرتا۔ انسان کو اختیار ہے کہ جسے چاہے اللہ کو مانے یا نہ مانے۔ خدا کے وجود کو تسلیم نہ کرنا اس کی مرضی ہے۔ ایسے انسان کو کافر کہتے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں وہ مسلم نہیں ہے۔ دنیا میں ہر ایک انسان کے بچے کو پیدائش سے دین حق کی صلاحیت رکھتا ہے۔ لیکن ماں باپ اسے یہود، ہندو، نصرانی یا کسی اور مذہب کی تہذیب سکھائے بچہ وہی بن جاتا ہے۔ پہلے انسان آدم علیہ اسلام کو جب دنیا میں آباد ہونے کے لیے بھیج رہے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے صاف کہہ دیا تھا:

سورۃ البقرہ آیت39-38

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

جب میری طرف سے کوئی ہدایت تم تک پہنچے اور جو لوگ اسکی پیروی کریں گے ان کو کوئی رنج اور خوف نہ ہوگا۔ جو اسے قبول نہ کرے وہ دوزخی ہونگے۔

سورۃ الرعد آیت7 میں فرمایا

اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝

ہر قوم کے لیے ایک رہنما ہے۔

سورۃ یونس کی آیت47 میں مزید ارشاد ہوا

وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ

ہر امت کے لیے ایک رسول ہے۔

اسلام وہ واحد مذہب ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم پر نازل ہوا اس میں موجودہ دور تک کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ دوسرے مذاہب کے پیروؤں نے

بے شمار تبدیلیاں کر دیں اور من مانی چیزیں اس میں داخل کر دیں۔ ان میں سے کوئی اپنی اصلی شکل میں موجود نہیں۔ صرف اسلام واحد مذہب ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

آل عمران آیت19

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۗ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے علم میں بہت تیز ہے۔

امر بالمعروف

"نیکی کا حکم دو اور برائی کو روک دو ۔ القرآن کا ارشاد ہے۔ تم بہترین امت ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔ اگر اہل کتاب بھی ایمان لاتے ان کے لیے بہتر تھا۔ ان میں ایمان لانے والے بھی ہیں اور فاسق بھی۔ امت اسلامیہ کو " خیرِامت" قرار دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ بتائی گئی ہے کہ 'ایمان باللہ' بھی ہے۔ اگر متصف، یعنی اس پر تعریف کی گئی ہو یا تعریف کے لایق ہو تو خیرامت ہے۔ اگر نہ ہو تو امتیاز کے لائق نہیں۔

سورۃ المائدہ آیت79

كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝٧٩

برے کام جو وہ کرتے تھے اس کو منع نہیں کرتے تھے۔ وہ لوگ جنہوں نے ایمان کو چھوڑ دیا ہے اور تمام امیدیں ہٹا لیے ہیں ان سے نہ ڈرو۔

سورۃ المائدہ آیت3

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٣

آج کے دن میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے اور میں نے تم پر اپنا احسان مکمل کر دیا ہے۔ اور اسلام کو تمہارے لیے پسند کیا ہے۔ اگر کوئی بھوک سے مجبور ہو اور اس کا رجحان گناہ کی طرف نہ ہو تو یقیناً اللہ معاف کرنے والا اور

مہربان ہے۔

آج کے دن تمام عورتیں تمہارے اور اہل کتاب کے لیے اچھی اور جائز ہیں۔ لیکن صرف ناشائستہ ہوس کے لیے نہیں۔ اللہ چاہتا ہے تم پاک اور صاف رہو۔ خواہ تم نماز کی حالت میں ہو یا عام حالت میں۔ لیکن اپنا رویہ پاک باز اور اللہ کی محبت سے بھرا ہونا چاہیے۔ اللہ تم کو کسی مشکل میں ڈالنا نہیں چاہتا لیکن تم کو پاک و صاف رکھنا اور تمہاری بھلائی اس کا مقصد ہے۔ تاکہ تم اس کے ممنون اور مشکور رہو۔ اے ایمان والو! اللہ کی گواہی کے لیے حق پر مضبوطی سے قائم رہو اور دوسروں کی نفرت اور عداوت تم کو تذبذب میں نہ ڈال دے اور تم انصاف سے دور ہو جاؤ، اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔ اللہ نے پچھلے وقتوں میں بنی اسرائیل کی اولادوں سے عہد لیا اور ان پر بارہ سرداروں کو تعینات کیا اور تاکید کی، منظم نماز قائم کرو، خیرات کرو، میرے حواریوں کو عزت دو اور ان کی مدد کرو۔ اللہ کو خوبصورت قرض دو۔ فی الواقع تمہارے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ تم میں کوئی حق کو جھٹلائے گا ہم نے ان پر ملامت کی۔ ان کے دلوں کو سخت کیا۔ انہوں نے الفاظ کا غلط مطلب نکالا۔ الفاظ کو صحیح جگہ سے بدل ڈالا۔ اس طرح ان کے بھیجے ہوے چند پیغامات کی صورت تھی باقی سارے پیغامات وہ بھول گئے۔ باقی سارے دھوکہ پر ڈٹے رہے۔ ہم نے معاف کیا۔ اللہ نرم دل والوں کو معاف کرتا ہے۔ وہ جو خود کو انصار کہتے ہیں ان سے بھی ہم نے وعدہ لیا۔ وہ بھی پیغامات کے حصے بھول گئے۔ ہم نے ان کو روز قیامت تک دُور کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کو القرآن کے سورۃ المائدہ آیت15

يَٰٓأَهۡلَ ٱلۡكِتَٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمۡ كَثِيرٗا مِّمَّا كُنتُمۡ تُخۡفُونَ مِنَ ٱلۡكِتَٰبِ وَيَعۡفُواْ عَن كَثِيرٖۚ قَدۡ جَآءَكُم مِّنَ ٱللَّهِ نُورٞ وَكِتَٰبٞ

مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾

اے اہل کتاب! یہ بات بالیقین ہے ہمارا رسول صلی اللہ علیہ وسلم آ چکا ہے اور کثرت سے وہ باتیں ظاہر کر رہا ہے جو تم چھپا رہے تھے۔ تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور کتاب واضح ہو چکی ہے۔

سورۃ المائدہ آیت 17

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَ اُمَّهٗ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾

للہ ان سب کی راہنمائی کرتا ہے۔ جو امن اور سلامتی چاہتے ہیں اور ذہن اور ادراک کے ذریعہ تاریکی سے روشنی میں لاتے ہیں۔ صحیح راہنمائی کرتے ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کو اللہ کا بیٹا کہنا اللہ کی بے حرمتی ہے۔ اللہ کے سوا کسی کے پاس طاقت ہے جو کہے کہ عیسی ابن مریم کو تباہ کر دے۔ ان کی والدہ اور وہ تمام جو اس زمین پر موجود ہے تمام زمین اور آسمان اس کے قبضہ میں ہیں۔ وہ سب جو ان کے درمیان ہیں، سب اس کے قبضہ میں ہیں۔ وہ جسے چاہے معاف کر دے جسے چاہے سزا دے دے۔

سورۃ المائدہ آیت 18

وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ وَ النَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَ اَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا ۫ وَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾

یہود اور نصاریٰ کہتے ہیں ہم اللہ کے بیٹے ہیں۔ اس کے چہیتے ہیں ان سے پوچھے پھر وہ تمہارے گناہوں پر تم کو سزا کیوں دیتا ہے۔ تم وہ ہو جس کو اس نے تخلیق کیا ہے۔ اللہ وہ جسے چاہا معاف کرتا ہے اور جسے چاہا سزا دیتا ہے۔ اللہ زمین اور آسمان کا مالک ہے۔ وہ سب جو اس کے درمیان ہے سب کو اس کے پاس جانا ہے۔

سورۃ المائدہ آیت19

يَٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّ لَا نَذِيْرٍ ۫ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّ نَذِيْرٌ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۹﴾

اے اہل کتاب! حواریوں کے سلسلے کے بعد اب تم پر ایک رسول آ گئے ہیں تا کہ تم پر تمام باتیں واضح ہو جائیں، اس لیے کہ کہیں تم نہ کہو ہم پر اچھی باتوں کا کہنے والا اور بری باتوں سے خبردار کرنے والا نہیں آیا لیکن اب تم پر ہدایت دینے والا اور برائیوں سے روکنے والا آ گیا ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

سورۃ المائدہ آیت20

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَ جَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّ اٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۰﴾

یاد کرو موسیٰ نے اپنے لوگوں سے کہا تھا اے میرے لوگو! اللہ کی بھلائیوں کو یاد کرو جب وہ تم پر نبیوں کو معمور کیا تھا اور تم کو بادشاہت دی تھی، وہ سب کچھ تم کو دیا تھا جو تم میں سے کسی اور کو نہیں دیا۔

سورۃ المائدہ آیت۲۱

يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَرْتَدُّوْا

عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۱﴾

اے میرے لوگو! مقدس شہر میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے تمہارے لیے مقرر کر دیا ہے۔ اور ذلت سے اپنے پیٹ نہ بھرو ورنہ تم وہاں سے اپنی بربادی میں نہ پھینک دیے جاؤ۔

سورۃ المائدہ آیت ۲۲

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿۲۲﴾

انہوں نے کہا " اے موسیٰ! یہ جگہ بےحد طاقتور لوگوں کی ہے۔ ہم اس وقت تک یہاں نہیں ہونگے جب تک کہ یہ لوگ چلے نہ جائیں۔ جب یہ چلے جائیں گے تو پھر ہم داخل ہو جائیں گے"۔

سورۃ المائدہ آیت 23

قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۳﴾

لیکن ان میں سے دو خدا ترس لوگوں پر اللہ نے مہربانی کی۔ انہوں نے کہا انہیں مناسب دروازے سے دھکیل دیں۔ جب وہ اندر پہنچ جائیں تو ہماری کامیابی ہو جائے گی۔

سورۃ المائدہ آیت 24

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾

قوم نے کہا اے موسیٰ! جب تک وہ یہاں ہیں ہم اندر نہیں جا سکتے۔ تم

اور تمہارے رب لڑیں ہم یہیں بیٹھے رہیں گے۔

سورۃ المائدہ آیت25

قَالَ رَبِّ اِنِّىۡ لَاۤ اَمۡلِكُ اِلَّا نَفۡسِىۡ وَاَخِىۡ فَافۡرُقۡ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَ الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ ۝٢٥

موسیٰ علیہ السلام نے کہا میرے اللہ تیرا غلبہ مجھ پر اور بھائی پر ہے۔ ہمیں ان نافرمانوں سے علیحدہ کر دے۔

سورۃ المائدہ آیت26

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيۡهِمۡ‌ اَرۡبَعِيۡنَ سَنَةً ‌ۚ يَتِيۡهُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ‌ ؕ فَلَا تَاۡسَ عَلَى الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ ۝٢٦

اللہ نے فرمایا "ٹھیک ہے" چالیس سال تک یہ زمین ان باغیوں سے دور رہے گی۔ یہ لوگ بد حواسی میں ڈھونڈتے رہیں گے لیکن ان کا افسوس ختم نہیں ہوگا۔

سورۃ المائدہ آیت32

مِنۡ اَجۡلِ ذٰ لِكَ ‌ۛۚ كَتَبۡنَا عَلٰى بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اَنَّهٗ مَنۡ قَتَلَ نَفۡسًۢا بِغَيۡرِ نَفۡسٍ اَوۡ فَسَادٍ فِى الۡاَرۡضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيۡعًا ؕ وَمَنۡ اَحۡيَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحۡيَا النَّاسَ جَمِيۡعًا‌ ؕ وَلَـقَدۡ جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُنَا بِالۡبَيِّنٰتِ ثُمَّ اِنَّ كَثِيۡرًا مِّنۡهُمۡ بَعۡدَ ذٰ لِكَ فِى الۡاَرۡضِ لَمُسۡرِفُوۡنَ ۝٣٢

اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلالُہ نے بنی اسرائیل سے مخاطب ہو کر فرمایا جو شخص کسی معصوم فرد کو بلا وجہ قتل کر ڈالے وہ ایسا ہے کہ اس نے بنی نوع انسان کے ایک گروہ کو قتل کر ڈالا، اور جس نے کسی ایک فرد کی جان بچائی تو گویا کہ تمام انسانوں کی جان بچائی۔ اس کے بعد ہم اپنے رسولوں کے ذریعہ صاف تنبیہ کرتے رہے: یہ

گروہ آج کی تاریخ میں بھی وہی فساد برپا کرتا ہے۔

سورۃ المائدہ آیت33

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۙ﴿۳۳﴾

اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے والوں کے لیے جو زمین پر فساد کرتے ہیں ان کو قتل کیا جائے یا سولی پر چڑھایا جائے۔ ان کے ہاتھ پیر کاٹے جائیں یا انہیں جلاوطن کر دیں۔

سورۃ المائدہ آیت35

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۵﴾

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اس سے قریب رہنے کا وسیلہ حاصل کر لو۔ اس کی راہ میں جہاد کرو، تاکہ تیرا بھلا ہو۔

سورۃ المائدہ آیت38

وَ السَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۳۸﴾

چوری کرنے والا مرد ہو کہ عورت اس کے ہاتھ کاٹ ڈالو۔ اس سزا میں اللہ کی تنبیہ ہے۔ اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔ جس میں توبہ سے اصلاح ہے۔

سورۃ المائدہ آیت41

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ

الَّذِیۡنَ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِاَفۡوَاهِهِمۡ وَ لَمۡ تُؤۡمِنۡ قُلُوۡبُهُمۡ ۚۛ وَ مِنَ الَّذِیۡنَ هَادُوۡا ۚۛ سَمّٰعُوۡنَ لِلۡكَذِبِ سَمّٰعُوۡنَ لِقَوۡمٍ اٰخَرِیۡنَ ۙ لَمۡ یَاۡتُوۡكَ ؕ یُحَرِّفُوۡنَ الۡكَلِمَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ یَقُوۡلُوۡنَ اِنۡ اُوۡتِیۡتُمۡ هٰذَا فَخُذُوۡهُ وَ اِنۡ لَّمۡ تُؤۡتَوۡهُ فَاحۡذَرُوۡا ؕ وَ مَنۡ یُّرِدِ اللّٰهُ فِتۡنَتَهٗ فَلَنۡ تَمۡلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَیۡـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِیۡنَ لَمۡ یُرِدِ اللّٰهُ اَنۡ یُّطَهِّرَ قُلُوۡبَهُمۡ ؕ لَهُمۡ فِی الدُّنۡیَا خِزۡیٌ ۚۖ وَّ لَهُمۡ فِی الۡاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ﴿۴۱﴾

اے رسول! ان کا غم نہ کر جو دوڑ کر کفر میں گرتے ہیں۔ وہ لوگ جو منہ سے کہتے ہیں کہ مسلمان ہیں لیکن ان کے دل مسلمان نہیں۔ اور وہ جو یہودی ہیں اور کسی اور جماعت کے لیے جاسوسی کرتے ہیں۔ جو کہ تجھ تک نہیں آئے۔ وہ بات بدل ڈالتے ہیں۔ کہتے کچھ ہیں لیکن ان کا مقصد کچھ اور ہوتا ہے۔ اگر تم کو حکم ملے تو ان کی بات کو قبول کرنا۔ اگر حکم نہ ملے تو ان کی باتوں سے بچتے رہنا۔ اگر اللہ کسی کو گمراہ کرنا چاہتا تو تم کچھ نہیں کرسکتے۔ یہ وہی لوگ ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے پاک کرنا نہیں چاہا۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کے لیے دنیا میں ذلت اور آخرت میں بڑا عذاب۔

سورۃ المائدہ آیت42

سَمّٰعُوۡنَ لِلۡكَذِبِ اَكّٰلُوۡنَ لِلسُّحۡتِ ؕ فَاِنۡ جَآءُوۡكَ فَاحۡكُمۡ بَیۡنَهُمۡ اَوۡ اَعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ ۚ وَ اِنۡ تُعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ فَلَنۡ یَّضُرُّوۡكَ شَیۡـًٔا ؕ وَ اِنۡ حَكَمۡتَ فَاحۡكُمۡ بَیۡنَهُمۡ بِالۡقِسۡطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الۡمُقۡسِطِیۡنَ ﴿۴۲﴾

جاسوسی کرنے والے، جھوٹ بولنے والے اور حرام کھانے والے اگر تمہارے پاس آئیں تو ان کے لیے فیصلہ کر دے یا منہ پھیر لے۔ اگر تم فیصلہ کرو تو انصاف سے کرو۔ بیشک اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ آیتوں میں تورات نازل ہوئی، اس میں ہدایت ہے، روشنی ہے۔ اس کی روشنی میں پیغمبر حکم

کرتے تھے۔ وہ اس کے حکم بردار تھے۔ درویش اور عالم اس پر حکم فرماتے تھے۔ وہ عالم کے نگہبان ٹھہرائے گئے تھے۔ تم لوگوں سے نہ ڈرو مجھ سے ڈرو۔ میری آیتوں کو تھوڑی سی قیمت پر فروخت نہ کرو۔ اگر کوئی اللہ کے اتارے ہوئے قانون پر عمل نہ کرے وہ کافر ہے۔

سورۃ المائدہ آیت45

وَ كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَاۤ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَ الْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَ الْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَ الْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَ السِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَ الْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۴۵

ہم نے اپنی اس کتاب میں لکھ دیا ہے جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت اور زخموں کے بدلے اس کے برابر اور پھر جب جس نے معاف کردیا تو وہ گناہ سے پاک ہوگیا۔ اور جو حکم نہ کرے اس کے موافق جو اس نے اتارا وہی لوگ ظالم ہیں۔

سورۃ المائدہ آیت46،47

وَ قَفَّيْنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۪ وَ اٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّ نُوْرٌ ۙ وَّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ هُدًى وَّ مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۴۶ وَ لْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؕ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۴۷

اللہ تعالیٰ نے کہا داؤد علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کی طرح عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کو اس قانون اور تائید میں جو اس سے پہلے آیا تھا، تنزیلات انجیل

وقوع پذیر ہوئی۔ اس میں روشنی تھی اس قانون کی توثیق تھی اس کے ساتھ ایک راہنمائی اور تنبیہ تھی ان سب کے لیے جن میں خوف الٰہی تھا۔ انجیل والوں کو چاہیے ان باتوں کا حکم کرے جو اس کتاب میں لکھا ہے۔ اگر وہ اس میں کامیاب نہیں تو وہ مفسدین سے بھی بدتر ہیں۔ ہم نے تصدیق کرنے والی سچی کتاب اتاری جو پچھلی کتاب کی تائید کرتی ہے اور ان مضامین پر نگہبان ہے۔ اللہ کی ہدایات کے مطابق حکم کرو۔ ان کی خوشی پر نہ چلو جو سیدھا راستہ چھوڑ کر تمہارے پاس آئے۔ تم میں سے ہر ایک کو دستور دیا۔ یعنی بنیادی اصول دیا جن کے مطابق ملکی قوانین بنائیں۔ اگر اللہ چاہتا تو تم پر، ایک دین پر مخصوص کر دیتا۔ لیکن تم کو آزمانا چاہتا ہے۔ اپنے احکامات سے تم کو صحیح راہ دکھلاتا رہا۔ تم سب کو اس کے پاس آنا ہے۔ تم کو ایک دوسرے سے اختلاف ہے۔ اللہ تمہیں بتلا دے گا سچ کیا ہے۔

سورۃ المائدہ آیت48

وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّ مِنْهَاجًا ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَاۤ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۟ۙ۴۸

ہم نے آپ کی طرف حق کے لیے یہ کتاب نازل کی۔ یہ اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی اور محافظ ہے۔ آپ کے لیے صحیح معلومات سے یہ کتاب اتاری۔ آپ آگے حکم کریں، حق سے ہٹ کر ان کی مرضی پر نہ جائیں۔ ہم نے ہر ایک کے لیے دستور اور راہ مقرر کر دی ہے۔

سورۃ المائدہ آیت۴۹، ۵۰ اور ۵۱

وَ اَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَ احْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ وَ مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤى اَوْلِيَآءَ ؔۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾

اللہ کے احکامات کے مطابق حکم دو دوسروں کی خوشی کی خاطر میں نہ لائے ان سے بچتا رہ۔ ان کے بہکاوے میں نہ آنا۔ اللہ کے احکامات کے خلاف کوئی کام نہ کرے۔ اگر وہ نہ مانیں تو سمجھ لے کہ اللہ نے یہی چاہا۔ لوگوں میں بہت نافرمان ہیں ان کے گناہوں کی سزا ان تک پہنچا دے۔ جہالت کا انصاف چاہتے ہو! وہ کون ہیں جو اللہ سے بہتر بالیقین حکم دینے کے قابل ہوں۔ حق کے متوالوں سے یوں مخاطب ہوئے، اے ایمان والو! یہود اور انصار کو دوست نہ بناؤ۔ وہ آپس میں دوست ہیں، ایک دوسرے کے لیے۔ اگر کوئی دوستی کرے تو وہ بھی انہیں میں سے ہے۔ اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

سورۃ المائدہ آیت54

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۫ يُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۴﴾

اگر تم میں سے کوئی ایمان سے پھر گیا۔ اللہ جلد ہی محبت کرنے والوں کو

پیدا کر لے گا۔ اللہ مسلمانوں سے نرم دل ہے اور کافروں پر سخت ہے۔

سورۃ المائدہ آیت55

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿۵۵﴾

مسلمان اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں۔ کسی الزام سے نہیں ڈرتے۔ وہ نماز پر قائم رہتے ہیں۔ اور زکوۃ دیتے ہیں، اور عاجزی کرنے والے ہیں۔

سورۃ المائدہ آیت63

لَوْ لَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَ الْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۶۳﴾

ان کے یہودی عالم مذہبی پیشوا اور حکماء انہیں برے الفاظ استعمال کرنے سے کیوں نہیں روکتے؟ ان کے کام یقیناً اخلاق سے گرے ہوے ہوتے ہیں۔

سورۃ المائدہ آیت64

وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَ لُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ وَ لَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا ؕ وَ اَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَاۤ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَ يَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۴﴾

یہودی کہتے ہیں اللہ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔ خواہ ہاتھ بندھے ہوے ہوں یا وہ ایسی باتیں کریں جس میں مذہب کی بے حرمتی ہو۔ ایسا نہیں اللہ کے دونوں ہاتھ پوری طرح کھلے ہوئے ہیں، پھیلائے ہوئے ہیں۔ وہ دیتا ہے اور خرچ کرتا ہے جیسا وہ چاہے۔ ہم نے ان کے برے اخلاق کی وجہ سے ان میں دشمنی اور

بیر پیدا کر دیا ہے جو کہ قیامت تک رہے گا۔ آگ سلگاتے ہیں، اللہ اس کو بجھا دیتا ہے۔ وہ ملک میں فساد پیدا کرنے کے لیے دوڑتے ہیں اور اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ سورۃ المائدہ آیت65

وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ لَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۶۵﴾

اگر اہل کتاب ہم سے ڈرتے اور ہم پر ایمان لاتے تو ہم ان پر برائیاں ختم کرنے کے بعد ان کو نعمت کے باغوں میں داخل کر دیتے۔

سورۃ المائدہ آیت66

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۶﴾

اگر وہ توریت اور انجیل کو قائم رکھتے جو کہ نازل ہوئے ان کے رب کی طرف سے تو وہ اوپر سے پاؤں کے نیچے تک کھاتے اور آرام سے رہتے۔ ان میں سے کچھ لوگ سیدھی راہ پر چلتے رہتے لیکن اکثر برے کام کر رہے ہیں۔

سورۃ المائدہ آیت67

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾

اپنے رسول کو حکم دیا، اے رسول! تیرے رب کی طرف سے تجھ پر جو نازل ہوا وہ لوگوں تک پہنچا دے۔ اگر تو نے ایسا نہ کیا اور نہ پہنچایا تو اللہ تجھ کو بچا لے گا۔ بیشک اللہ کفار کو راستہ نہیں دکھلاتا۔

سورۃ المائدہ آیت68

قُلْ يَاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾

اہل کتاب کو کہہ دو تم توریت اور انجیل کو قائم نہ کرو، تم کسی راہ پر نہیں۔ یہ اللہ کی ہدایات ہیں جو اس کی طرف سے آتی ہیں۔ لیکن تمہاری ضد اور خود سری، باغیانہ پن اور مذہب کی بے حرمتی تم میں سے اکثر لوگوں کو شرارت اور انکار کی طرف راغب کرتا ہے۔ اے پیغمبر ان کافروں پر غمگین نہ ہو۔

سورۃ المائدہ آیت69

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۹﴾

وہ جو مسلمان ہیں اور وہ جو یہودی ہوں یا فرقہ "صابی" سے تعلق رکھتے ہوں یا عیسائی ہوں۔ جو کوئی اللہ پر ایمان لائے اور روز قیامت کو ماننے والے ہوں اور نیک عمل کے ان پر نہ کسی کا ڈر ہو گا اور نہ وہ غمگین ہونگے۔

تعارف آیات70 تا86 سورۃ المائدہ

اللہ نے اسرائیل سے قول و قرار لیا تھا اور ان کی طرف رسول بھیجے ان کے ذریعہ اپنا حکم بھیجا وہ خوش نہ ہوئے۔ بہتوں نے دل سے قبول نہیں کیا۔ اللہ کے حکم کو جھٹلایا۔ کئی رسولوں کا قتل کر ڈالا۔ بنی اسرائیل نے خیال کیا انہیں اس انکار سے کوئی خرابی نہیں ہوگی۔ وہ اندھے اور بہرے ہوگئے۔ اللہ نے ان کی توبہ

قبول کی۔ اور پھر ان میں سے کئی اندھے اور بہرے ہو گئے۔ وہ جو کچھ کریں اللہ ان کو دیکھتا ہے۔ بیشک وہ کافر ہوئے جنہوں نے مریم کے بیٹے مسیح کو اللہ مان لیا۔ اور مسیح نے کہا کہ اے بنی اسرائیل اللہ کی بندگی کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے۔ بیشک جس نے اللہ کے ساتھ دوسروں کو ٹھہرایا اس نے اللہ کی بے حرمتی کی۔ اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی۔ بےشک وہ کافر ہیں جنہوں نے کہا، اللہ "تین" میں سے ایک ہے۔ سوائے اللہ کے اور کوئی معبود نہیں۔ اگر اللہ سے شرک کرنے والے باز نہ آئیں تو ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اللہ کے آگے توبہ کر کے اپنا گناہ کیوں نہیں بخشواتے۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے۔ مسیح مریم کے بیٹے اور اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ کے دوسرے رسولوں کی طرح جو پہلے گزر چکے ہیں۔ ان کی والدہ سچی اور پاکباز خاتون تھیں۔ وہ دونوں ساتھ کھانا کھاتے تھے۔ دیکھو دلائل ایسے ہوتے ہیں۔ اور وہ کس طرح گمراہ ہو رہے ہیں۔ مسلمانوں کے دشمنوں میں تم سب سے زیادہ یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے۔ مسلمانوں سے محبت کرنے والوں میں سب سے زیادہ انصار کو پاؤ گے۔ یہ اس لیے ہے کہ انصار میں عالم اور درویش ہیں جن کی وجہ سے ان میں تکبر نہیں ہے۔ جب وہ رسول پر اترا ہوا کلام سنتے ہیں تو ان کی آنکھوں میں آنسو اُمڈ آتے ہیں۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے حق کی آواز کو پہچان لیا ہے۔ ان میں ایسے لوگ ہیں جو حق کی بات سیکھنے اور اس کے لئے پرانے عقائد کو تبدیل کرنے پر راضی ہیں۔ وہ تکبر نہیں کرتے۔ اور جب وہ رسول پر اترا ہوا کلام سنتے ہیں تو ان کی آنکھوں میں آنسو اتر آتے ہیں۔ وہ حق کی بات جانتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں "ہمارے رب! ہم ایمان لائے، ہمارا نام ایمان والوں میں لکھ لو"۔

تعارف آیات 112 تا 123 سورۃ المائدہ

عیسی علیہ اسلام کرامات الہی سے حواریوں کو سکھاتے تھے، لیکن انہوں نے کبھی خدائی کا دعویٰ نہیں کیا۔ وہ اللہ کے ایک سچے بندے، اللہ کے رسول اور اس کے پیغمبر۔ اللہ وہ ہستی جو خالق کائنات، پروردگار عالم، یکتائے زمانہ، تنہا معبود اس کے سوا کوئی نہیں، وہ ہر جگہ موجود اسے ہر چیز کا علم، اس کی وسعت کسی آلۂ پیمائش میں سما سکتی نہیں، اس کا تخت الہی پھیلا ہے زمین اور آسمانوں میں، وہ ہے سب سے بلند، وہ ایک بحر بے کراں جس کی کوئی حد نہیں، سب سے عظیم اور عالی مرتبت۔ اللہ کی صفات مکمل، غیر مشروط، مطلق العنان، خالص رحمت، ہمہ گیر تمام تعریفیں صرف اسی کے لیے۔ اسم اللہ صرف اسی بے ہمتا کے لیے۔ الحمدللہ صرف اسی کے لیے۔ یہ کلمۂ شرف صرف اسی کے لیے جائز ہے۔

لاالہ الا اللہ: افضل الذکر ہے۔ الحمدللہ: افضل الدعا ہے۔ الحمدللہ: میزان کو بھر دیتا ہے۔ رب: اللہ تعالٰی کے اسمائے حسنہ میں سے ایک اس کے معنی ہیں، ہر چیز کو پیدا کرکے اسکی اہم ضروریات کو پورا کرے۔ ربوبیت کاملہ کا اظہار سارے عالم کے لیے جاتا ہے۔ اس سے مراد مخلوقات عالم یعنی عالم جن، عالم انسان، عالم ملائکہ اور عالم جانور(حوش) و عالم طیور(پرند) وغیرہ۔ لیکن رب العالمین ان سب کی ضروریات طعام اور عمل انضمام (ملنا پیوست ہونا۔ شمولیت) ان کے اجسام کے برابر مہیا کرتا ہے۔ اللہ کی تمام صفتوں میں مخلوق کے لیے رحمٰن اور رحیم بہت اہم ہیں۔ صفت رحمٰن دنیا میں اس کی وجہ سے بہت عام ہے۔ اس سے بالا تشخیص کافر اور

مومن سب فیضیاب ہو رہے ہیں۔ لیکن آخرت میں اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ۔ (آمین) دنیا میں مکافات کا سلسلہ جاری رہے گا۔

رب العزت اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیغمبروں کی حاضری

اللہ تعالیٰ ایک دن تمام پیغمبروں کو جمع کرے گا۔ ان سے پوچھے گا تمہاری تعلیمات کا لوگوں نے کیا جواب دیا تھا؟ وہ کہیں گے ہمیں کچھ علم نہیں تو ہی چھپی باتوں کا جاننے والا ہے۔ پھر اللہ کہے گا عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم! یاد کرو میرا احسان تمہارے اور تمہاری ماں کے لیے روح القدوس کے ذریعہ تقویت دی تاکہ تم اپنے بچپن اور سن بلوغت میں لوگوں سے بات کر سکو۔ دیکھو! میں نے تم کو کتاب اور دانش و فراست کی تعلیم دی۔ قانون، سیرت و حیات کے چار صحائف دیے۔ اور دیکھو! تم نے گارے کی مٹی سے ایک پرند کی ہئیت بنائی اور میری ایماء پر تم نے اس پرندے کی ہئیت پر پھونکا اور وہ ایک زندہ جاوید پرندہ بن گیا۔ میری ایماء پر تم نے پیدائشی اندھوں کو بینائی دی۔ میرے ایماء پر کوڑھ کے مریضوں کو شفاء دی۔ میری ایماء پر مردوں کو پھر سے زندہ کیا۔ اور دیکھو بنی اسرائیل کو تم پر تشدد کرنے سے روک دیا۔ جب تم انہیں صاف نشانیاں بتلا رہے تھے اور انہوں نے کہا یہ کچھ نہیں صرف جادو ہے۔ اور دیکھو میں نے حواریوں کی روح کو جگایا کہ وہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لائیں۔ انہوں نے کہا ہم ایمان لائے گواہ رہنا کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور جھک گئے۔ اور ہم فرمانبردار ہیں۔ حواریوں نے یسوح ابن مریم سے پوچھا: یا یسوع! کیا تمہارا رب آسمان سے کھانے پینے کا دسترخوان (مائدہ) بھیج سکتا

ہے۔ یسوع نے جواب دیا اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان والے ہو۔ انہوں نے کہا ہماری صرف یہ خواہش ہے کہ اس دسترخوان سے ہم کھائیں اور دلی خوشی حاصل کریں۔ اور مطمئن ہو جائیں کہ تم نے سچ کہا تھا۔ اور ہم گواہی دے سکیں اس معجزے کی۔ مریم کے بیٹے مسیح نے کہا یا اللہ کھانے پینے کا ایک دسترخوان جنت سے بھیج دے۔ جو ہوسکتا ہے کہ ہمارے لیے پہلا اور آخری ہو۔ اور ایک وقت یادگار موقعہ کے لیے مناسب ہو۔ اور تیری طرف سے ایک شاندار نشانی ہو۔ اتنی ہو کہ ہمیں کافی ہو جائے اور ضرورت کے لحاظ سے بہترین ہو اور تو ہماری ضروریات کا بہترین خیال رکھنے والا ہے۔ اللہ نے کہا میں تمہارے پاس بھیج دوں گا۔ لیکن اگر کوئی ایمان میں رکاوٹ ڈالے میں اسے سزا دونگا۔ اے مسیح مریم کے بیٹے تو نے لوگوں سے کہا کہ مجھے اور میری ماں کے معبود بنا لے اللہ کے سوا۔ عیسیٰ علیہ السلام عرض کریں گے میں تو تجھ کو پاک سمجھتا ہوں میں ایسا لائق نہیں کہ ایسی بات کروں۔ مجھے ایسا کہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اگر میں نے کہا ہوتا تجھے اس کا علم ہوتا۔ تو میرے دل کے اندر کی بات بھی جانتا ہے۔ لیکن تیرے نفس میں جو بات ہے وہ میں نہیں جانتا۔ تو تمام باتوں کا تو جاننے والا ہے۔ میں نے ان سے صرف وہی کہا جو تو نے فرمایا تھا۔ یعنی اللہ کی بندگی اختیار کرو جو میرا بھی رب ہے تمہارا بھی میں ان پر گواہ رہا جب تک ان کے درمیان تھا۔ تو نے جب اٹھا لیا اس کے بعد تو ہر چیز کی خبر رکھتا ہے۔ اگر تو ان کو سزا دے تو یہ تیرے بندے ہیں۔ اگر تو ان کو معاف کر دے تو زبردست حکمت والا ہے۔ اللہ کا ارشاد ہوگا کہ سچ بولنے والوں کو ان کی سچی باتیں ان کے کام آئیں گی۔ ان کو باغ ملیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ہمیشہ کیلئے وہیں رہیں گے۔ اللہ ان سے خوش اور راضی اور سب ہی اللہ سے خوش یہ بڑی بھاری کامیابی ہوگی۔ اللہ کی سلطنت آسمانوں اور زمین پر اور ان چیزوں پر جو

موجود ہیں۔ وہ ہر شے پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

انسان کی غذا کے لیے حلال اور حرام جانور

سورۃ الانعام آیت 83

وَ تِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۸۳﴾۔ کے ذریعہ اعلان فرمایا "ہم نے ابراھیم علیہ السلام کو اس کی قوم کے مقابلے میں اعلیٰ درجہ عطا کیا۔ تیرا رب عظمت والا اور بڑا علم والا ہے۔ وہ جسے چاہے درجہ بلند کرتا ہے۔ ہم نے ابراھیم علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام کو ہدایت دی۔ ہم نے نوح کو سب سے پہلے ہدایت دی اور اس کی اولاد میں داؤد علیہ السلام، سلیمان علیہ السلام، ایوب علیہ السلام، یوسف علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام اورہارون علیہ السلام کو نیک کام کرنے کے صلہ میں ان سب کو اچھا اجر دیا۔ یہ وہی لوگ تھے جنہیں کتاب شریعت اور نبوت دی۔ وہ تمام پسندیدہ رسول تھے۔ نئی کتاب سے پیغمبر آخرالزمان نے القرآن سے اپنی نمازوں اور اسلام کی تعلیم دی۔ مختلف نشانیوں سے وہ بخوبی آیات کو سمجھاتے اور لوگ کہتے، وہ بخوبی سمجھاتا ہے۔ لوگوں کو بتلایا گیا ان جانوروں میں سے کھاو جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے جس پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا وہ مت کھاؤ۔ وہ تم پر حرام ہے۔ جانوروں میں چند بار برداری کے لیے ہیں اور بعض غذا کے لیے۔ اللہ نے جن کو کھانے کے لیے پیدا کیا ہے وہ کھاؤ۔

سورۃ الانعام آیت142

وَ مِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّ فَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۴۲﴾

مویشی میں اونچے اور چھوٹے قد کے ہیں۔ جو اللہ نے دیا وہ کھاؤ۔ شیطان کے قدم پر نہ جاؤ۔ وہ تمہارا دشمن ہے۔

سورۃ الانعام آیت143

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَ مِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ آٰلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّـُٔوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۴۳﴾

بکرے اور بکری میں دو قسم ہیں۔ کیا یہ حرام ہے؟ کہ دونوں حرام ہیں یا جائز ہیں۔ دونوں مادہ۔ کیا یہ دونوں حرام ہیں یا جائز۔ دونوں پیٹ سے ہیں۔ کیا تمام جوڑے یا تمام آٹھ اقسام ہیں یا جوڑے ہیں۔

سورۃ الانعام آیت145

قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِيْ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾

وہ چیز جو مردار ہو یا بہتا ہوا خون یا سور کا گوشت جس پر اللہ کے نام کی بجائے کسی اور کے نام پر ذبح کیا ہو۔ تہمت لگانا برا عمل ہے۔ اللہ ظالموں کو راستہ نہیں بتلاتا۔

سورۃ الانعام آیت146

وَ عَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَ مِنَ الْبَقَرِ وَ الْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝١٤٦

یہود پر ناخن والا جانور حرام کیا تھا۔

سورۃ الانعام آیت159

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝١٥٩

جنہوں نے دین سے راستہ نکالے اور بہت سارے فرقوں میں بٹ گے۔ ان کا کام اللہ کے حوالے۔

سورۃ الانعام آیت160

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَ مَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝١٦٠

جو نیکی کرتا ہے اسکو دس گنا زیادہ ملتا ہے۔ جو برائی کرتا ہے اسے سو گناہ کی سزا ملتی ہے۔

اللہ کی راہ میں خرچ

اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔

سورۃ البقرہ آیت 272

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۲﴾

تم جو مال و متاع خرچ کرتے ہو وہ سب تمہارے اپنے لیے ہے جو خرچ ”فی سبیل اللہ“ کے لیے خرچ ہوتا ہے وہ تمام راہ خدا کی نذر ہوتا ہے۔ اس سے ہٹ کر راہ شیطان کے لیے خرچ ہو وہ تمام شیطانی راہوں کا خرچ ہے اس کی سزا سے کوئی نہیں بچ سکے گا۔ تم جتنا خرچ کرو یا نذر کرو اللہ بخوبی جانتا ہے۔ ظالموں کا کوئی مدد گار نہیں۔

اللہ مال کی محبت کرنے والوں کا سخت مخالف ہے۔ تم جتنی خیرات کرو یا نذر کرو وہ خوب جانتا ہے۔ اگر فی سبیل اللہ سے فوری نفع حاصل نہ ہو تو نہ سہی، سمجھو جو یہ رقم اللہ کو بطور قرض دی ہے۔ کئی گنا معاوضہ واپس مل جائے گا۔ جس نے جمع کیا اور گن گن کر رکھا اور سمجھتا رہا وہ ہمیشہ اس کے پاس رہے گا۔ ہرگز نہیں وہ شخص تو چکنا چور کر دینے والی جگہ پھینک دیا جائے گا۔ وہ سمجھتا ہے جس چیز کو اس نے سخت محنت اور مشقت کے بعد حاصل کیا ہے۔ وہ کیوں اپنے سے جدا کر دے۔ جو نعمت اس کے پاس ہے وہ سب اللہ کے فیض و عطا کا نتیجہ ہے۔ جو ہم نے

انہیں دیا ہے انہیں میں سے خرچ کرنا ہے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا" اے ایمان والو!
جو کچھ مال و متاع ہم نے تم کو بخشا ہے اس میں سے خرچ کرو، قبل اس کے کہ وہ
دن آئے جس میں نہ سودے بازی کام آئے گی اور نہ دوستی نہ سفارش"۔ مالی قربانی
سے باز رکھنے والی دوسری چیز مفلسی اور محتاج کا خدشہ ہے کہ خدا کی راہ میں خرچ کر
دینے کے بعد خود کے لیے کیا بچ جائے گا۔ القرآن بتلاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ
کرنے سے دولت کم نہیں ہوتی بڑھتی ہے۔

اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے

شیطان تمہیں محتاج ہونے سے ڈراتا ہے اور شرمناک طرز عمل اختیار کرنے کی ترغیب دیتا ہے مگر اللہ تمہیں اپنی بخشش اور فضل کی امید دلاتا ہے۔ تم اللہ کی راہ میں جو خرچ کرو گے اسکا پورا بدلہ تمہاری طرف پلٹایا جائے گا۔ تمہارے ساتھ ہرگز ظلم نہ ہوگا۔ جو لوگ مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے مال کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ سے سات بالیاں اگیں، ہر بالی کے اندر سو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہے زیادہ دیتا ہے، اللہ بڑا وسعت والا اور بڑے علم والا ہے۔ کون ہے جو اللہ کو قرض دے تا کہ اسے بڑھا کر اس کے لیے کئی گنا کر دے۔

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو جو کچھ اس کے پاس ہے وہ اللہ کی امانت ہے جو چند روز کے لیے اسے سپرد کر دی گئی ہے۔ حسن نیت کا دوسرا تقاضہ ہے کہ جس شخص کو راہ حق میں کچھ دیا جائے اس پر دوہرا جائے اور نہ ہی خدمت لے کر اسے طعنہ دے کر اس کی خودداری کو ٹھیس پہنچایا جائے۔ احسان بتلانا اور دل آزاری کرنا دونوں ایک فاسد کردار کی علامت ہے۔ کم ظرف لوگ اگر کسی شخص پر بھول کر خرچ کر بیٹھے تو اس کے عوض میں خواہش ہوتی ہے کہ وہ شخص زندگی بھر ان کا ممنون احسان رہے بلکہ زر خرید غلام بن جائے اگر وہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کی خواہش پوری نہیں ہورہی ہے تو پھر اسے اپنے طعنوں کا نشانہ بناتے

ہیں اور جہاں ان کو موقعہ ملتا ہے اسے ذلیل و خوار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق اپنے لوگوں کا انجام بے ایمان ریاکاروں کی طرح ہوگا۔

آل عمران آیت92

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ۬ؕ وَ مَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیۡمٌ ﴿۹۲﴾

تم نیکی تک نہیں پہنچ سکتے جب تک اپنی چیزیں خدا کی راہ میں خرچ نہ کرو جنہیں تم عزیز رکھتے ہو۔

اگر لوگوں کے سامنے خیرات کرو تو اچھا ہے، چھپا کر دو تو زیادہ بہتر۔ جو فرض کے تحت خیرات کرو تو افضل ہے۔ اگر فرض نہ ہو اور اپنی مرضی سے دو تو بہت اچھا ہے۔ جو مال خرچ کرو اولین ماں باپ، بہن بھائی، چچا اور پھوپی ان کے بعد رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں پر خرچ کرو۔ دین کے خدمت گار جو رسول اللہ کے اصحاب صفہ کہلاتے تھے انکا خیال رکھنا چاہئے۔ (تفصیل کے لیے سورۃ البقرہ کی آیات ۱۹۵، ۲۵۱، ۲۶۳، ۲۷۳ اور ۲۷۴ ملاحظہ فرمائیں)۔ اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ دنیا میں کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی جب تک ان میں فلاحی کاموں میں خرچ کرنے کی عادت نہ ہو۔

سورۃ البقرۃ آیت275

اَلَّذِیۡنَ یَاۡکُلُوۡنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوۡمُوۡنَ اِلَّا کَمَا یَقُوۡمُ الَّذِیۡ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیۡطٰنُ مِنَ الۡمَسِّ ؕ ذٰلِکَ بِاَنَّهُمۡ قَالُوۡۤا اِنَّمَا الۡبَیۡعُ مِثۡلُ الرِّبٰوا ۘ وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الۡبَیۡعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنۡ جَآءَهٗ مَوۡعِظَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ فَانۡتَهٰی فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَ اَمۡرُهٗۤ اِلَی اللّٰهِ ؕ وَ مَنۡ عَادَ فَاُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِیۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۷۵﴾

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ قیامت کے دن اس شخص کی طرح کھڑے ہونگے جیسے شیطان نے چھو کر دیوانہ کر دیا ہو۔ سود خور کی قیامت دیوانگی میں ہوگی۔ نزول قرآن کے وقت سود کے تین طریقے تھے۔

ا۔ جو شخص دوسرے کو رقم ادھار دیتا وہ واضح کر دیتا کہ وہ اس رقم پر فائدہ لے گا۔

۲۔ رقم دینے والا، لینے والے سے ہر ماہ مقرر کردہ رقم کا سود لے گا۔ جب مدت ختم ہو جائے تو قرضدار سے اصل رقم مانگے گا۔ قرضدار نہ دے سکے تو سود میں اضافہ کرکے مزید مدت دی جاتی ہے۔

۳۔ ایک شخص دوسرے کو ادھار پر کوئی چیز فروخت کرتا ہے اور قیمت کی ادائیگی کے لیے ایک مدت مقرر کر دیتا ہے۔ اگر اس مدت میں خریدار رقم ادا نہ کر سکے تو ساہوکار قیمت میں اضافہ کرکے ادائیگی کی مدت مزید بڑھا دیتا ہے۔

اس زمانے میں کاروبار کی ایسی صورتیں تھیں۔ اسی کو رِبوٰا کہتے تھے۔ سود دراصل زر پرستی، خود غرضی، مفت خوری، سنگدلی، لالچ، حرص اور کنجوسی جیسی عادتوں کا نتیجہ ہے۔ سود بے تعلقی پیدا کرتا ہے۔ دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں ہے جہاں ساہوکار غریبوں کا خون چوسا نہیں جاتا۔ ساری دنیا میں ہر جگہ غریب مسکینوں کی مجبوریوں سے کھیلا جاتا ہے۔ لٹیروں سے لو اور غریبوں کو دو۔

سورۃ الانبیاء آیت22

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۲۲﴾

اگر آسمان اور زمین ایک اللہ کے علاوہ ایک خدا بھی ہوتا تو زمین اور آسمان

میں تفرق ہوتا۔ عرش کا مالک صرف اللہ ہے۔

بنی اسرائیل آیت43-42

قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِي الْعَرْشِ سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴿۴۳﴾

کہہ دو اگر اللہ ایک سے زیادہ ہوتے تو ہر ایک عرش بریں پر بیٹھنے کی کوشش کرتا۔ سب آزاد اور خود مختار ہر معاملہ میں تصادم ہوتا ہر ایک اپنی خدائی پر مصر ہوتا۔ سفیان بن عبداللہ ثقفی نے نبی کریم سے عرض کیا آپ ایسی بات بتلا دیں کہ اس کے بعد مزید کچھ اور پوچھنے کی ضرورت نہ رہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

''قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ''

اس بات کا اقرار کر کہ اللہ پر ایمان لاتا ہوں اور پھر قائم ہو جا۔

قرآن ہمیں بتلا تا ہے اللہ کا اعتراف انسان کی فطرت میں داخل ہے اور اس عہد و پیمان کا نتیجہ ہے جو روز اول کو خالق اور مخلوق میں ہوا تھا۔

سورۃ الاعراف آیت172

وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ اَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۛۚ شَهِدْنَا ۛۚ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷۲﴾

اور جب تیرے رب نے آدم علیہ السلام کی پشت سے اس کی نسل کو پیدا کیا، اور خود ان کو، ان پر گواہ کیا اور کہا، کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں، انہوں نے کہا، ہاں ہم گواہ ہیں: حضرت آدم علیہ سلام سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے نبی آئے انھوں نے سب کو تاکید کی اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو۔ سورۃ

اخلاص کی چار آیتوں میں یہ واضح طریقہ سے بتلا دیا ہے:

۱۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝١: کہ وہ اللہ ایک ہے۔

۲۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝٢: اللہ بے نیاز ہے۔

۳۔ لَمْ يَلِدْ ۙ وَ لَمْ يُوْلَدْ ۝٣: اس سے کوئی پیدا نہیں ہوا۔

۴۔ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝٤: کوئی اس کا ہم سر نہیں۔

سورۃ الزمر آیت63

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝٦٣

آسمان اور زمین کا پیچیدہ علم صرف اس کے خالق کے پاس ہے جو اس کو نہ مانے وہ جاہل نقصان میں ہے۔

اللہ خالق کل شئ، اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے'۔ لیس کمثلیء شئ' کائنات کی کوئی چیز اس کے مشابہ نہیں'۔

سورۃ الشوریٰ آیت11

فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّ مِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ؕ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝١١

آسمانوں اور زمین کو بنانے والے نے تمہارے واسطے چار پاؤں والے جوڑے بنا دیا اسی طرح تم کو بکھیرتا ہے، اس کی طرح دوسرا کوئی نہیں وہی ہے سنے اور دیکھنے والا۔

رضامندی الٰہی سب نعمتوں سے بڑی ہے۔

سورۃ توبہ آیت72

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۟

ایمان والے مردوں اور عورتوں سے اللہ کا وعدہ ہے۔ باغوں میں نہریں بہتی ہیں انہی میں وہ رہیں گے ستھرے مکان باغوں میں رہیں گے اس پر اللہ کی رضامندی بڑی بات ہے یہی ایک عظیم کامیابی ہے۔

سورۃ الفتح آیت 11

سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَاۤ اَمْوَالُنَا وَ اَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۟

تمہارے لیے اللہ کے فیصلہ کو کون روک سکتا ہے۔ دعا صرف اللہ سے ہے۔ سجدہ صرف اسی کو کیا جا سکتا ہے۔ پناہ صرف اسی سے مانگی جا سکتی ہے۔ غیبی طاقت کے لیے صرف اسی کو پکارا جا سکتا ہے۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ ۟

عبادت اور مدد تجھ ہی سے مانگتے ہیں۔

سورۃ القصص آیت 88

وَ لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۟ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۟

اللہ کے سوا کسی اور کو نہ پکارو۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ

آسمانوں اور زمین میں ہر چیز اللہ کی ہے۔

سورۃ الاعراف آیت56

وَ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَ ادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۶﴾

لالچ اور خوف کی حالت میں صرف اللہ کو پکارو۔

سورۃ آل عمران آیت165

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۶۵﴾

یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

سورۃ الحج آیت18

اِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ ۩ ﴿۱۸﴾

یقیناً۔ اللہ جو چاہتا ہے وہ سب کرتا ہے۔

یہ سب توحید کے بنیادی حقائق ہیں۔

النساء

انسانوں کے مقدس خاندانی رشتے، ان کی عورتوں اور یتیموں کے ساتھ جنسی تعلقات اور موت کے بعد خاندان میں جائیداد کی تقسیم بہت اہم ضابطے قانون ہیں۔ غیر قانونی جنسی تعلقات، شادی اور عورتوں کے حقوق اور ان کا بھروسہ اہم باتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت حوا علیہ السلام کو حضرت آدم علیہ اسلام کی جان سے پیدا کیا اور اسی کو شریک حیات کا درجہ دیا۔ اس جوڑے کو پوری دنیا میں پھیلا دیا۔ والدین اور قریبی رشتہ داروں کی چھوڑی ہوئی جائیداد میں عورتوں اور مرد حضرات کا حصہ ہے۔ جائیداد چھوٹی ہو کہ بڑی حصہ مقرر ہے۔ جائیداد میں یتیم اور بےسہارا لوگوں کے لیے وہی حصہ ہوتا ہے جو اپنے لوگوں کے لیے ہوتا جو بےسہارا اور یتیم ہوتے۔ انہیں اللہ کا خوف دلائیں۔ جو لوگ ناانصافی سے یتیموں کا مال کھا جاتے ہیں وہ اپنے پیٹ بھرتے ہیں۔ بہت جلد وہ جہنم کی آگ جھیلیں گے۔ اللہ تمہاری اولاد کے لیے حکم دیتا ہے۔

☆ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر۔

☆ اگر صرف لڑکیاں ہوں اور دو سے زیادہ ہوں تو انہیں مال متروکہ کا دو تہائی ملے گا۔

☆ ایک ہی لڑکی ہو تو اس کے لیے آدھا حصہ ہوگا۔

☆ میت کے ماں باپ میں سے ہر ایک کے لیے چھوڑے ہوے مال کا چھٹا حصہ ہوگا۔

☆ اگر میت کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ وارث ہوں تو اس کی ماں کے لیے تیسرا حصہ ہوگا۔

اگر میت کے کئی بھائی ہوں تو پھر اس کی ماں کا چھٹا حصہ ہوگا یہ حصہ میت کی وصیت کی تکمیل کے بعد ہیں جو مرنے والا کر گیا ہو۔ یا ادائے قرض کے بعد تم یا تمہارے بیٹے تمہیں نہیں معلوم کہ ان میں سے کون ہے۔ بیشک اللہ پورے علم اور کامل حکمتوں والا ہے۔ تمہاری بیویاں جو کچھ چھوڑ کر فوت ہوں اور کوئی اولاد نہ چھوڑی ہو تو آدھا تمہارا اور اگر اولاد ہو تو چھوڑے ہوے مال کا چوتھائی حصہ وصیت کی ادائیگی کے بعد یا قرض کی ادائیگی کے بعد تمہارے چھوڑے ہوئے ترکہ کا چوتھائی ہے۔ اگر تمہاری اولاد نہ ہو یا ہو تو پھر انہیں تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں حصہ ملے گا۔ اس کے بعد جو تم کر گئے اور قرض کی ادائیگی جو تم کو دینی ہے اس کے بعد اور جن کی میراث لی جاتی ہے وہ مرد یا عورت کلالہ ہو یعنی جس کا باپ بیٹا نہ ہو اس کا۔ ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو ان دونوں میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ ہے۔ اگر اس سے زیادہ ایک تہائی میں سب شریک ہیں وصیت اور قرض کی ادائیگی کے بعد چاہیے جبکہ اوروں کا نقصان نہ کیا گیا ہو۔ یہ اللہ کی طرف سے مقرر کیا گیا نظام ہے۔ اللہ دانا اور بردبار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان حدود کو مقرر فرمایا ہے۔ وہ جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے انہیں جنت دی جائے گی جہاں دریا بہتے ہیں۔ اور وہ ہمیشہ وہیں رہیں گے۔ وہ اعلی ترین کامیابی ہوگی۔ اور وہ جو اللہ اور رسول کی نا فرمانی کریں گے اور اپنی حدود سے تجاوز کریں گے انہیں جہنم ملے گی اور وہ ہمیشہ وہیں رہیں گے اور انہیں ذلت آمیز سزا

ملے گی۔ صنف نازک کو پاکباز درجہ دیا گیا۔ ازدواجی زندگی کی ایک منظم طریقہ سے رکھوالی کی جاتی ہے، جہاں نسوانی حقوق محفوظ ہیں۔ خاندانی دراڑوں کو صحیح کیا زندگی کو ایک منظم اصول کے ساتھ گزارا گیا۔ یہاں خیرات دی گئی اور پر خلوص جذبات سے تمام مخلوق خدا کا خیال رکھا جائے یہ فیاضی ہے۔ جو عورتیں شہوت کی مرتکب پائی جائیں تو چار قابل بھروسہ لوگوں کی گواہی پر ان عورتوں کو تا عمر گھر میں بند کردیا جائے۔ یا اللہ ان کے لیے کوئی راستہ نکالے۔ یا کوئی دو لوگ شہوت کے مرتکب پاے جائیں تو دونوں کو سزا دی جائے۔ اگر وہ توبہ کرلیں اور خود کو سدھار لیں تو انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیں۔ اللہ ان پر رحم فرمائے گا۔ اللہ ان کی توبہ قبول کرتا ہے جو انجانے میں گناہ پر توبہ کرتے ہیں اور جلد ہی احساس پر توبہ کر لیتے ہیں۔ اللہ ان پر رحم فرماتا ہے۔ اللہ بڑا عالم اور دانشمند ہے۔ جو گناہ کرتے جائیں ان کی توبہ قبول نہیں ہوتی۔ ان کی توبہ بے اثر ہو جاتی ہے جو کفر پر ہی مر جائیں ان کے لیے سزا تیار رکھی ہے۔

☆ ایمان والو تم پر وہ عورتیں ممنوع ہیں جو ورثہ میں ملی ہوں۔ اور وہ تم سے راضی نہیں۔ ان کے ساتھ برا رویہ نہ رکھو۔ ان کے ساتھ رحم دلی اور برابری کے ساتھ رہو۔ اگر ہم کو کوئی چیز ناپسند ہو تو وہ فطری بات ہو گی۔ اللہ بھلائی کرتا ہے۔

☆ اگر تم چاہو ایک بیوی کے بدلے دوسری کو لے آؤ۔ اس کے باوجود کہ تم نے ایک خزانہ دے رکھا ہے۔ تم اس خزانے سے کچھ نہ لو گے۔ کیا تم کسی پر ناحق جھوٹا الزام لگا کر لے لو گے۔ تم کیسے لوگے جب تم نے عہد و پیمان کر رکھا ہے۔ ان عورتوں سے نکاح مت کرو جن سے تمہارے باپوں

نے نکاح کیا۔ تم پر مندرجہ ذیل عورتوں سے نکاح حرام ہے۔ کیا ہے۔
تمہاری مائیں، بیٹیاں، بہنیں، ماں کی بہن، باپ کی بہن، بھائی کی بیٹیاں،
بہن کی بیٹیاں، جس نے دودھ پلایا، دودھ شریک بہنیں، بیویوں کی مائیں
(حلبی)، سگے بیٹوں کی بیویاں۔ تمہارا دو بہنوں کا جمع کرنا اور شوہر والی
عورتیں تم پر حرام کردی گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ احکام فرض کر دیے
ہیں۔ سوائے ان عورتوں کے جن کی تفصیل دے دی گئی اور عورتیں
حلال کردی گئیں۔ اپنے مال کے مہر سے نکاح کرو۔ برے کام سے بچنے
کے لیے، شہوت زانی کے لیے نہیں۔ اس لیے جن سے تم فائدہ اٹھاؤ
انہیں مقرر کردہ مہر دے دو۔ مہر مقرر ہو جانے کے بعد تم آپس کی
رضامندی سے جو طے کرنا ہو کر لو۔ بیشک اللہ تعالیٰ عالم اور حکمت والا
ہے۔ اگر تم میں سے کوئی آزاد مسلمان عورت سے شادی کرنے کے لائق
نہیں تو مسلمان لونڈیوں سے شادی کر لو جن کے تم مالک ہو۔ اللہ تم پر
مہربان ہونا چاہتا ہے لیکن وہ لوگ جو اپنی خواہشوں کے پیرو ہیں وہ تم کو
مجھ سے دور کرتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم اپنی جائیداد کی خوشنمائی میں
خرچ نہ کرو۔ آپس میں خیر سگالی کا خیال کرو۔ بلاشبہ اللہ تم پر مہربان
ہے۔ مرد حضرات عورتوں کے محافظ ہیں۔ اس لیے کہ اللہ نے انہیں
عورتوں سے زیادہ طاقت دی ہے۔ عورتیں تندہی، اطاعت اور انکساری
کے ساتھ اپنے شوہر کی غیر موجودگی میں اللہ کی دی چیزوں کی حفاظت
کرتی ہیں۔

شادی کے لیے تشریح

قسم اول: خالات، اس کا مطلب خالائیں، نانی اور دادی کی تمام اقسام بہنیں، بھتیجیاں، اس میں تینوں قسم کے بھائیوں کی اولادیں (صلبی اور فرعی) سگی اور دور کی رشتہ دار بالواسطہ یا بلا واسطہ شامل ہیں۔

قسم دوم: محرمات رضایہ، (دودھ شریک) رضائی ماں، وہ خاتون جس کو تمہاری حقیقی یا رضائی ماں نے دودھ پلایا۔ تمہارے ساتھ پلا یا یا تم سے پہلے یا تمہارے بعد بہن بھائیوں کے ساتھ پلایا۔ یا جس خاتون کی حقیقی یا رضائی ماں نے تمہیں دودھ پلایا۔ چاہے مختلف اوقات میں پلا یا۔ رضاعت سے بھی تمام رشتہ حرام ہو جائیں گے جو نصب سے حرام ہوئے۔

قسم سوم: سسرالی محرکات، بیوی کی ماں یعنی ساس (اس میں بیوی کی نانی اور دادی بھی شامل ہے) اگر کسی لڑکی سے نکاح کر کے بغیر ہم بستری کے طلاق دیدی تو اس لڑکی کا نکاح جائز ہو گا (الفتح القدیر)۔

ا۔ امام شافعی کے مطابق زنا سے پیدا ہونے والی لڑکی شرعی نہیں ہے۔

۲۔ يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِيٓ أَوۡلَادِكُمۡ ۖ

اللہ تعالیٰ تمہیں اور اولاد میں مال متروکہ تقسیم کرنے کا حکم دیتا ہے۔ داخل اور بالاجماع وہ وارث نہیں۔ اس طرح وہ اس آیت میں داخل نہیں۔

3۔ ربیبہ: بیوی کے پہلے شوہر کی لڑکی۔ اسکی حرمت مشروط ہے۔ اگر اس

کی ماں سے مباشرت کر لی گئی تو ربیبہ سے نکاح حرام ہے۔ بصورت دیگر حلال۔

4۔ **فی حجورکم:** وہ ربیبہ جو تمہاری گود میں پرورش پائی۔ یہ قید غالب احوال کے اعتبار سے ہے۔ بطور شرط نہیں۔ زیر پرورش یا مقیم ہو گی اگر وہ لڑکی کسی اور جگہ ہے تب بھی نکاح کے لیے حرام ہوگی۔

5۔ **حلایل:** حلیئلۃ کی جمع یہ حل یحل (اترنا) سے فعیل کے وزن پر بمعنی فاعلۃ ہے۔ بیوی کو حلیلہ اس لیے کہا گیا ہے کہ اس کا محل (قیام گاہ) یا رہنے کی جگہ شوہر کا گھر ہی ہوتا ہے۔ یعنی جہاں خاوند اترتا یا قیام کرتا ہے یعنی خاوند کے ساتھ رہتی ہے۔ بیٹوں میں پوتے اور نواسے بھی داخل ہیں۔ یعنی ان کی بیویاں بھی نکاح کے لیے حرام ہیں۔

6۔ **من اصلابکم:** تمہاری رضائی اولاد (گود لیے بیٹوں کی بیویوں) سے نکاح حرام نہیں۔ دو بہنیں (رضائی) دودھ شریک ہوں یا نسبی ان سے نکاح حرام ہے البتہ ایک کی وفات کے بعد یا طلاق کی صورت میں عدت گزرنے کے بعد دوسری بہن سے نکاح جائز ہے۔ اس طرح چار بیویوں میں سے ایک کو طلاق دینے کے بعد پانچویں سے عدت گزر جانے کے بعد جائز ہے۔

آدمؑ اور حوا کے جوڑے میں طلاق

اسلام رشتہ نکاح کو مضبوط بنانا چاہتا ہے جس کی مثال دنیا کے کسی قانون میں نہیں ملتی۔ مگر اتنی نہیں جتنا ہندو اور عیسائیت میں ہے۔ ان میں اتنا مضبوط ہے کہ میاں بیوی شدید مصیبت میں ہوں ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں ہو سکتے۔ اٹھارویں صدی تک ہندوؤں میں رسم ''ستی'' ہوا کرتی تھی جس میں زندہ بیوی کو مردہ شوہر کے ساتھ جلا دیا جاتا تھا۔ اس رسم کو انگریزوں نے ختم کیا اور اتنا کمزور نہیں جتنا روس، امریکہ اور مغرب کے اکثر ممالک میں ہے کہ ان کے نکاح میں پائیداری ہی نہیں۔ اسلام نے انسانی فطرت کے مطابق حکم دیا ہے جب شادی شدہ جوڑے میں اختلافات کی خلیج وسیع ہوجائے اور بجائے اسے ختم کرنا ممکن نہ ہو تو اس عالم میں ساتھ رہنا مشکل ہوجائے اور حالات لاعلاج تک پہنچ جائیں، تمام صورتیں ناکام ہو جائیں تو آخری علاج مصلحت کے تحت اسلام نے طلاق کی حاجت کے طور پر جائز قرار دے دیا۔ گرچہ اسلام نے طلاق کو جائز قرار دیا مگر شریعت اسے پسند نہیں کرتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ابغض احلال الی اللہ تعالیٰ الطلاق اللہ کے نزدیک حلال چیزوں میں سب سے زیادہ نا پسندیدہ چیز طلاق ہے۔ دوسری جگہ فرمایا تزو جواولا تعلقوافان اللہ لا تعلقوافان اللہ یحب الب الذواقین والذواقات شادی کرو طلاق نہ دو اللہ مزہ چکھنے والوں اور والیوں کو پسند نہیں کرتا۔ اگر نباہ نہ ہو سکے تو تم کو حق ہے طلاق دو مگر یک لخت نہیں۔ ایک مہینہ میں ایک دوسرے ماہ ایک اور تیسرا

سوچ اور سمجھ کر۔ یہ شریفانہ طریقہ ہے۔

ملعوظہ: زنا سے حرمت ثابت ہوگی یا نہیں اس مسئلہ میں اہل علم کے مختلف نظریات ہیں۔

اکثر اہل علم کا نظریہ ہے، کوئی عورت بدکاری سے حرام نہیں ہوتی۔ اپنی بیوی کی ماں (ساس) یا اس کی بیٹی سے جو دوسرے شوہر سے ہو، زنا کر لے تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی۔ تفصیل کے لیے فتح القدیر کا مطالعہ فرمائیں امام حنیفہ کا مسلک یعنی قاعدہ یا دستور ہے۔ اسکی تائید بعض احادیث سے ہو جاتی ہے۔

احسان: یہ لفظ القرآن میں چار معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

۱۔ شادی۔

۲۔ آزادی۔

۳۔ پاک دامنی۔

۴۔ اسلام۔

اس طرح محصنات کے چار مطلب ہوئے۔

۱۔ شادی شدہ عورتیں۔

۲۔ آزاد عورتیں۔

۳۔ پاک دامن عورتیں۔

۴۔ مسلمان عورتیں۔

دوسرا طریقہ جنگ میں جو حاصل ہوتا تھا۔ کافر قیدی عورتوں کو مسلمانوں میں تقسیم کیا جاتا تھا۔ قیدی عورتوں کے لیے یہ بہترین حل تھا۔ اگر انہیں آزاد چھوڑ دیا جاتا تو معاشرہ میں ان کی وجہ سے فساد پیدا ہوتا (تفصیل کے لیے "کتاب االرق فی الاسلام") اسلام میں غلام کی حقیقت از مولانا سعید اکبرآبادی ملاحظہ فرمائیں۔

شادی شدہ عورتوں کے متعلق اشارہ ان عورتوں کی طرف ہے جو بعض جنگوں میں کافر عورتیں مسلمانوں سے ہم بستری کرنے کی قید میں آ گئیں اور مسلمانوں نے ان سے کراہیت محسوس کیا اس لیے کہ وہ شادی شدہ تھیں۔ صحابہ کرامؓ نے نبی کریم ﷺ سے وضاحت چاہی، جب جنگ میں قبضہ میں ملنے والی کافر عورتیں مسلمانوں کی لونڈی بن جائیں تو شادی شدہ ہونے کے باوجود ان سے ہم بستری کرنا جائز ہے۔ استبرائے رحم، یعنی عورت کی حالت حیض، حمل کے بارے معلومات کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اس کے بعد ہمبستری کی اجازت ہوگی۔ اس دور میں دو طریقہ رائج تھے۔ آسان طریقہ تھا جنگ میں ہاتھ آئے غلام اور لونڈیوں کو فروخت کر دیا جاتا تھا۔ مالک کو ان پر پورا حق حاصل ہوتا تھا۔ دوسری صورت میں مسلمانوں کے لیے شادی شدہ عورتیں ویسے ہی نا جائز اور حرام ہیں۔ اس کے علاوہ القرآن اور حدیث کے مطابق دوسری عورتوں سے نکاح جائز یا نا جائز قرار ہے۔ اسکے لیے چار باتیں لازم ہیں۔

۱۔ **طریقیہ تبدتعو:** ایجاب و قبول ایک دوسرے کو قبول کر لینا۔

۲۔ **مہر کی ادائیگی قبول:** نکاح کے وقت مسلمان مرد روپیہ یا کوئی قیمتی چیز ہاتھوں ہاتھ مقرر ہو۔ اس قسم کے مہر کو مہر موجل کہتے ہیں۔ یہ زیادہ قیمتی ہوتا ہے۔ جو بعد میں دیا جاتا ہے او رجو اسی وقت مہر ادا کر دیا جائے اسے غیر موجل کہتے ہیں۔

۳۔ **نکاح دائمی:** یہ زندگی بھر ساتھ رہنے کے لیے ہوتا ہے۔ یہ قانون الٰہی ہے جو سنی فرقہ میں رائج ہے۔ نکاح کے عمل میں گواہوں کی موجودگی ضروری ہے۔

۴۔ **اہل تشعیہ کا رواج:** یہ نکاح چند گھنٹوں سے لے کر عمر دراز تک مبنی ہو

سکتا ہے۔ اس طرح کا اقرار و قبول چند گھنٹوں کی لطف اور تسکین سے لے کر کئی دفعہ کے نکاح اور طلاق سے ہوتے ہوئے تین طلاقوں کے بعد چوتھے نکاح کے لیے پہلے شوہر سے نکاح کا موقعہ فراہم کرتا ہے۔

دنیائے اسلام

پاک اور صاف رہو۔ غرور اور گھمنڈ سے دور رہو
ذو معنی الفاظ سے ٹال مٹول نہ کرو
جادوگری اور شعبدہ بازی کے قریب نہ جاؤ
اپنے ایمان پر بھروسہ رکھو تابعداری سیکھو
اپنے جھگڑے قرآن کریم، رسول ﷺ کی احادیث
اور مروجہ قانون کے تحت حل کرو
فریب، ظاہرداری، منافقت، مکر اور ریاکاری سے دور رہو
اس کے بعد تم ایک شاندار، محبوب اور دوست نواز دنیا میں داخل ہو جاؤ گے
ایک عظیم، پاک و صاف، روحانی اور شریف دنیا ہو گی۔

تقربوا الصلوٰة حتّٰی تعلموا

سورۃ النساء آیت 43

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَ لَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾

اے ایمان والو! جب تمہارا دماغ بے قابو ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ جب تک تم سمجھ نہ سکو کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ جب تک کہ نماز کے تمام ارکان پورے نہ کر سکو۔ تا وقت تم غسل کرکے پاک نہ ہو جاؤ اگر تم بیمار ہو، یا سفر میں ہو، یا کوئی قدرتی ضروریات پوری کرکے آ رہا ہو، یا کسی عورت کو چھو کر آ رہا ہو، اور پانی نہ ملا ہو تو ریت یا مٹی سے تیمم کر لو، ہاتھ اور منہ صاف کر لو، اللہ ناپاکیوں کو جذب کرکے معاف کر دیتا ہے۔

حکم نامہ پاک دامنی

پاک دامنی ایک خوبی ہے جو اخلاقی برتری کی غمازی کرتا ہے۔ یہ مرد اور عورت کے لیے خواہ وہ شادی شدہ ہوں یا بیوہ یا اکیلے ہوں سب کے لیے لازمی ہے۔ اس کے مجرم سرِ عام سزا کے حقدار ہیں۔ پاک دامن خواتین کے خلاف جھوٹے الزامات اور غلط افواہیں پھیلانا یا ان کی شہرت کے خلاف حقارت سے بھری بیکار اور معمولی تقریر یا تحریری بیان عام کرنا ایک گھناؤنا جرم ہے۔ اچھے مرد و زن اپنی عزت کی حفاظت کے لیے ہوشیار رہیں۔ اللہ سے مہربانی اور رحمت کے لیے دعا کریں۔

سزا یافتہ آدمی کسی مسلم عورت سے شادی نہیں کر سکتا۔ لیکن سزا یافتہ عورت سے شادی کر سکتا ہے۔ یا غیر مسلم سے شادی کر لے، مومنوں کے لیے ایسی باتیں ممنوع ہیں۔

اللہ تعالیٰ سورۃ النور کی آیت 3 میں فرماتا ہے

اَلزَّانِیْ لَا یَنْكِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِكَةً٘ وَّ الزَّانِیَةُ لَا یَنْكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌۚ وَ حُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ ۳

بدکار مرد مسلم عورت سے شادی نہیں کر سکتا لیکن سزا یافتہ عورت یا غیر مسلم سے شادی کر لے، مومنوں کے لیے ممنوع ہے۔

اگر کسی پارسا یا نیک عورت کے خلاف بغیر کسی ثبوت اور چار گواہوں کے بدنامی کی مہم چلائے اسے اسّی (80) کوڑوں کی سزا دی جائے اور تمام شہادتیں جو اس کے خلاف جمع کی گئی تھیں اسے تلف کر دیا جائے۔ ایسے لوگ مکار اور فریبی

اور قانونی اصولوں کو توڑنے والے ہوتے ہیں۔

سورۃ النور کی آیت 4 میں ارشاد فرمایا

وَ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴﴾

جو لوگ حفاظت والیوں پر عیب لگاتے ہیں اور چار گواہ نہ لا سکیں ان کو اسّی (80) کوڑوں کی سزا دیں وہ لوگ نافرمان ہیں۔ جنھوں نے اپنے برتاؤ سے نادم ہوکر معافی مانگ لی انہیں اللہ اکثر اوقات معاف کر دیتا ہے۔

اے ایمان والو! اپنے گھر کے سوا دوسروں کے گھروں میں بغیر صاحب مکان کی اجازت کے داخل نہ ہونا۔ ایمان والوں سے کہو وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھیں۔ اپنی شرم و حیاء کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لیے بہتر ہوگا۔ اللہ سب جانتا ہے۔ مومن خواتین سے کہو اپنی نظریں نیچی رکھیں۔ اپنی شرم و حیاء کا خیال رکھیں۔ اپنی خوبصورتی کے لیے زیورات کی نمائش نہ کریں۔ وہ اپنا حجاب اپنے سینہ پر ڈالے رکھیں۔

دنیا میں باعزت زندگی گزارنے کے لیے اپنے گھر میں اور باہر دوسروں کی عزت کرنا بہت ضروری ہے۔ توہم اور مافوق الفطرت باتوں پر یقین کرنا غیرمعمولی تعبیرات ٹونے اور ٹوٹکوں، شگوفوں پر یقین کرنا عقلیت کی ضد ہے۔ ان رجحانات پر مبنی معمول مذہب یا خیال کی شے کے اثرات، فطرت کے معنی پر مشہور لیکن ناروا خیال باقصور اپنے خاندان اور اچھے دوستوں میں دوری اور شکوک پیدا کرتا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ اپنے سردار کو پر خلوص تصنع اور بناوٹ سے عاری، سیدھا سچا اور ایماندار، اطاعت گزار اور قانون کا پابند ہونا چاہیئے۔ وہ تمام باتیں جو عام لوگوں کو

نظر آتی ہیں وہ سب جھوٹی یا چھپی ہوئی ہوتی ہیں۔ اللہ بھر پور علم والا ہے۔ تمہارے بچے جب سن بلوغ تک پہنچ جائیں ان کو اندر آنے کی اجازت لینی چاہیئے۔ ایماندار لوگ جو ایمان پر یقین رکھتے ہوں صرف ان کو آگے جانے کی اجازت دی جائے۔ اللہ کے رسول ﷺ کی دعاؤں کو صرف اپنے لیے یا اپنے دوستوں کے لیے نہ سمجھو وہ سب کے لیے ہیں۔ اللہ کسی بہانے کھسک جانے والوں کو خوب سمجھتا ہے۔ وہ کسی خاص وجہ سے اجازت مانگیں تو اجازت دے دو۔ ایسے لوگوں کے لیے اللہ سے ان کی بھلائی کے لیے دعا مانگو۔

سورۃ النور آیت64

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ قَدۡ یَعۡلَمُ مَاۤ اَنۡتُمۡ عَلَیۡهِ ؕ وَ یَوۡمَ یُرۡجَعُوۡنَ اِلَیۡهِ فَیُنَبِّئُهُمۡ بِمَا عَمِلُوۡا ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿۶۴﴾

اگر کوئی تم سے اجازت مانگے تو اسے اجازت دے دو۔ اللہ جانتا ہے وہ کیا چاہتے ہیں۔ ایک دن وہ اللہ کے سامنے بلائے جائینگے۔

آخرت

توڑ پھوڑ کر الگ ہو جانا

القرآن سورۃ الانفطار

یہ سورۃ ایک صوفیانہ، عارفانہ اور روحانی اقدار پر منطبق دنیا کو کئی حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ ہر ایک حصہ کی ذمہ داری ایک شخص کو دی جاتی ہے۔ ایک حصہ کی ذمہ داری اس بات کو بتلاتی ہے کہ قرآن کریم اپنی ہدایات میں کتنا صحیح ہے۔ جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ سب کو لحن میں سنایا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ارواح سماوی کے اعلیٰ رکن کے ذریعہ اپنے پیغمبر کے ذریعہ سچے بندوں تک پہنچایا۔ عظیم محبت والے پروردگار عالم نے اپنے بندوں کو اپنا مدعا پیش کرنے کا راستہ کھول دیا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

۱۔ اِذَا السَّمَآءُ انۡفَطَرَتۡ ۙ﴿۱﴾: جب آسمان پھٹ جائے گا۔

۲۔ وَ اِذَا الۡکَوَاکِبُ انۡتَثَرَتۡ ۙ﴿۲﴾: جب ستارے منتشر ہو جائیں گے۔

۳۔ وَ اِذَا الۡبِحَارُ فُجِّرَتۡ ۙ﴿۳﴾: جب سمندر اچانک خوفناک دھماکے سے پھوٹ کر ابل پڑے گا اور پھیل جائے گا۔

۴۔ وَ اِذَا الۡقُبُوۡرُ بُعۡثِرَتۡ ۙ﴿۴﴾: اور قبریں اُلٹ پلٹ ہو جائیں گی۔

۵۔ عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ وَ اَخَّرَتۡ ؕ﴿۵﴾: ہر ایک انسان کو معلوم ہو گا اس نے آگے کے لیے کیا بچایا اور پیچھے کیا چھوڑا۔

۶۔ یٰۤاَیُّہَا الۡاِنۡسَانُ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الۡکَرِیۡمِ ۙ﴿۶﴾ : اے انسان! تجھ کو

تیرے رب کے خلاف کس نے ورغلایا۔

۷۔ الَّذِیۡ خَلَقَکَ فَسَوّٰىکَ فَعَدَلَکَ ۙ﴿۷﴾: وہ جس نے تجھے بہترین سانچے میں تخلیق کیا۔

۸۔ فِیۡۤ اَیِّ صُوۡرَۃٍ مَّا شَآءَ رَکَّبَکَ ؕ﴿۸﴾: جیسی شکل رب نے چاہا اس نے ڈھال دیا۔

۹۔ کَلَّا بَلۡ تُکَذِّبُوۡنَ بِالدِّیۡنِ ۙ﴿۹﴾: نہیں! تو نے صحیح باتیں اور انصاف کو پسند نہیں کیا۔

۱۰۔ وَ اِنَّ عَلَیۡکُمۡ لَحٰفِظِیۡنَ ۙ﴿۱۰﴾: بیشک تمہاری حفاظت کے لیے فرشتے مقرر ہیں۔

۱۱۔ کِرَامًا کَاتِبِیۡنَ ۙ﴿۱۱﴾: اعمال کے کاتب عزت والے ہیں۔

۱۲۔ یَعۡلَمُوۡنَ مَا تَفۡعَلُوۡنَ ﴿۱۲﴾: وہ جو جانتے ہیں جو تم کرتے ہو۔

۱۳۔ اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِیۡ نَعِیۡمٍ ﴿ۚ۱۳﴾: نیک لوگ جنّت میں ہیں۔

۱۴۔ وَ اِنَّ الۡفُجَّارَ لَفِیۡ جَحِیۡمٍ ﴿ۖۚ۱۴﴾: جو مکار ہیں وہ جہنم میں جائیں گے۔

۱۵۔ یَّصۡلَوۡنَہَا یَوۡمَ الدِّیۡنِ ﴿۱۵﴾: یوم آخرت میں وہ وہیں جائیں گے۔

۱۶۔ وَ مَا ہُمۡ عَنۡہَا بِغَآئِبِیۡنَ ؕ﴿۱۶﴾: اور وہ اس سے دور نہیں جا سکتے۔

۱۷۔ وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا یَوۡمُ الدِّیۡنِ ۙ﴿۱۷﴾: تجھ کو کیا خبر یوم الدین کیا ہے۔

۱۸۔ ثُمَّ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا یَوۡمُ الدِّیۡنِ ؕ﴿۱۸﴾: تجھ کو کیا خبر کیا ہے انصاف کا دن۔ کوئی بھلا نہ سکے گا۔

۱۹۔ یَوۡمَ لَا تَمۡلِکُ نَفۡسٌ لِّنَفۡسٍ شَیۡئًا ؕ وَ الۡاَمۡرُ یَوۡمَئِذٍ لِّلّٰہِ ﴿ع۱۹﴾: اس دن کوئی کسی کی مدد نہیں کر سکتا ہر فیصلہ صرف اللہ تعالیٰ کا ہوگا۔

سورۃ المطففین۔۸۳

غلط طریقہ سے لین دین کرنے والا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

۱۔ وَیۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِیۡنَ ۙ﴿۱﴾: غلط طریقہ سے لین دین کرنے والے کا حال۔

۲۔ الَّذِیۡنَ اِذَا اکۡتَالُوۡا عَلَی النَّاسِ یَسۡتَوۡفُوۡنَ ۫﴿۲﴾: سامان لینے کے لیے ان کا ترازو صحیح کام کرتا ہے۔

۳۔ وَ اِذَا کَالُوۡہُمۡ اَوۡ وَّ زَنُوۡہُمۡ یُخۡسِرُوۡنَ ؕ﴿۳﴾: سامان دیتے وقت مکاری کی ملاوٹ سے وزنی کر دیتا ہے۔ حقدار سے چھین کر اپنی ہوس پوری کر لیتا ہے۔

۴۔ اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِکَ اَنَّہُمۡ مَّبۡعُوۡثُوۡنَ ۙ﴿۴﴾: کیا موت کے بعد اٹھائے جانے کا خیال نہیں۔

۵۔ لِیَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ۙ﴿۵﴾: اس عظیم دن کے لیے۔

۶۔ یَّوۡمَ یَقُوۡمُ النَّاسُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ؕ﴿۶﴾: جس دن تمام انسان رب عالمین کے سامنے کھڑے ہونگے۔

۷۔ کَلَّاۤ اِنَّ کِتٰبَ الۡفُجَّارِ لَفِیۡ سِجِّیۡنٍ ؕ﴿۷﴾: یقین ہے کہ بدکاروں کا اعمال نامہ سجین میں ہے۔

۷۔ وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا سِجِّیۡنٌ ؕ﴿۸﴾: ان کو کیا سمجھائیں سجین کیا ہے۔

۹۔ کِتٰبٌ مَّرۡقُوۡمٌ ؕ﴿۹﴾: ایک ایسی بڑی کتاب جس میں تفصیل سے کسی شخص یا مسئلہ پر لکھا جائے۔

۱۰۔ وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿ۙ۱۰﴾: جو جھٹلائے گا اس کے لیے عذاب ہوگا۔

۱۱۔ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۱۱﴾: وہ تمام لوگ جو جزا اور سزا کے دن کو جھٹلائے۔

۱۲۔ وَ مَا يُكَذِّبُ بِهٖۤ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿۱۲﴾: جو جھٹلا تا ہے وہی سب سے بڑا گناہ گار ہے۔

۱۳۔ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾: اس کی بلند آوازیں سنائے تو کہے یہ نقلی آوازیں ہیں۔

۱۴۔ كَلَّا بَلْ سکتة رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾: کوئی وجہ نہیں لیکن ان کے دلوں پر بیماری کی چھاپ محسوس ہوتی ہے۔

۱۵۔ كَلَّاۤ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿۱۵﴾: حقیقت میں ان کے دلوں پر گناہوں کے داغ اللہ کی تجلی کو روک دیتے ہیں۔ ان کو دوزخ کی آگ نظر آتی ہے۔

۱۶۔ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ﴿۱۶﴾: بہرحال وہ جہنم میں داخل ہو جائیں گے۔

۱۷۔ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾: اور وہ جہنم میں خود ہی چلے جائیں گے۔

۱۸۔ كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿۱۸﴾: نیک لوگوں کا اعمال نامہ پرہیز گاروں کے علیین میں محفوظ ہیں۔

19۔ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿۱۹﴾: ان کو کیا سمجھائیں علیون کیا ہے۔

۲۰۔ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾: یہ ایک بڑا دفتر ہے۔

۲۱۔ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾: اس بڑے دفتر میں ہم نفسوں کا مکمل اعمال نامہ موجود ہے۔

۲۲۔ اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِیۡ نَعِیۡمٍ ﴿۲۲﴾: یہ دفتر اللہ کے خاص فرشتوں کی نگرانی میں محفوظ ہے۔

۲۳۔ عَلَی الۡاَرَآئِکِ یَنۡظُرُوۡنَ ﴿۲۳﴾: بیشک نیک لوگ یہاں بہت آرام سے ہیں۔ ان کو جس چیز کی ضرورت ہو وہ فوری مہیا کر دی جاتی ہے۔

۲۴۔ تَعۡرِفُ فِیۡ وُجُوۡهِهِمۡ نَضۡرَةَ النَّعِیۡمِ ﴿۲۴﴾: ان کے چہروں پر تازگی اور آرام کے ساتھ اللہ کی رونق اور روحانی سکون میسر ہوگی۔

سورہ حٰمٓ السجدہ آیت 8

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ اَجۡرٌ غَیۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ﴿۸﴾

ایمان والو اور نیک اعمال والو بے شمار نہ ختم ہونے والا ثواب ہے۔

دعائیں بخدمت رب العالمین

1۔ رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۱۲۷﴾

”ہمارے پروردگار! ہماری دعایں قبول فرما، بیشک تو ہی سننے والا اور جاننے والا ہے“۔ سورۃ البقر آیت127

2۔ رَبَّنَا وَ اجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَیۡنِ لَکَ وَ مِنۡ ذُرِّیَّتِنَاۤ اُمَّۃً مُّسۡلِمَۃً لَّکَ ۪ وَ اَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَ تُبۡ عَلَیۡنَا ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ ﴿۱۲۸﴾

”یا پروردگار! ہم کو تیرا حکم بردار بنا۔ ہماری اولاد میں بھی ایک فرمانبردار جماعت بنا دے۔ ہم کو حج کے قاعدے بتلا دے۔ ہماری غلطیوں کو معاف کر دے۔ تو ہی ہماری توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے“۔ سورۃ البقر128

3۔ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾

”ہمارے رب! ہم کو دنیا میں نیکیاں دے اور آخرت میں دوزخ کی آگ سے بچا“ سورۃ البقر آیت201

4۔ رَبَّنَاۤ اَفۡرِغۡ عَلَیۡنَا صَبۡرًا وَّ ثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَ انۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۲۵۰﴾ؕ

”یا رب ہمارے دلوں کو صبر دیدے، اور ہمارے قدموں کو جمائے رکھنے اور کافروں سے بچنے کی طاقت دیدے“۔ سورۃ البقر آیت ۲۵۰

5۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾

"یا اللہ! اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے خطا ہو جائے، توہم پر بھاری بوجھ نہ ڈال ہماری طاقت سے زیادہ وزن نہ دے۔ ہمیں درگزر کر۔ ہم پر رحم کر اور بخش دے۔ تو ہمارا رب ہے، کافروں پر ہم کو غالب کر دے"۔ سورۃ البقر آیت286

6۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۸﴾

"ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ہدایت کرنے کے بعد رحمت دیدے، تو ہی سب کچھ دینے والا ہے"۔ سورۃ آل عمران آیت8

7۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾

"ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے۔ جو غلطیاں ہوئیں اسے معاف کر دے۔ کفار پر ہمیں فوقیت دیدے"۔ سورۃ آل عمران آیت147

اہم بات

ایک اور مذہب جو اللہ کے رسول موسیٰ علیہ السلام کو ماننے والے جن کو خالق نے ابتدائی معلومات کے ساتھ کتاب ہی عنایت کی وہ بڑی مدت سے اپنے خالق کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ نتیجہ اللہ نے صاف کہہ دیا، وہ قیامت تک ان کی طرف توجہ نہیں دیں گے۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد جب ان کے پاس رہنے کے لیے کوئی جگہ نہیں رہی، سلطنت برطانیہ کی مدد سے مغربی عربستان کے ساحل پر مملکت اردن کے جنوبی ساحل کا ایک چھوٹا حصہ معمولی رقم پر انہیں دیا گیا۔ یہ نا شکرے کافی مدت تک بلا کسی شکایت اس علاقہ کو اپنی ملکیت اسرائیل بنا کر ایک چھوٹی حکومت بنا ڈالی۔ اس کے بعد 1973/1974 میں اسے وسیع کرنے کے لیے اپنے دوست ممالک کی امداد سے فلسطین کے اہم علاقوں کو اپنے زیر اثر کر لیا۔ اس ہنگامے سے عربستان کی بہت اہم تجارتی قدرتی پیداوار تیل اور اس سے متعلق تمام مصنوعات کی قیمتیں آسمان پر پہنچ گئیں۔ اس کے بعد 2024 تک عربستان کے نئے عرب اپنے دوست ممالک کے دام درم و سخنے امداد سے اللہ کے معصوم فلسطینی اور واحد خالق کے ماننے والوں پر بڑی طاقتوں کے بنائے ہوئے بھیانک شیطانی اسلحہ کو حاصل کرکے معصوم بچے، بوڑھے عورتوں اور مرد حضرات جو اس سر زمین پر ہزاروں برس سے رہتے ہیں ان کا قتل عام اکتوبر 2023 سے شروع کرکے ستمبر 2024 جو کہ ان نئے ستم گروں کا غلاظت بھرا ستم ختم نہیں ہوا۔ اب تک 42،000 معصوم خاکستر ہو چکے ہیں اور ایک لاکھ سے زیادہ اپنی موت کے انتظار میں تڑپ رہے ہیں۔

ان کے رہائشی مکانات، تمام مال و متاع بچوں کے اسکول، مدرسات، کالج، یونیورسٹی وغیرہ ہسپتال، دواخانہ، دفاتر، بازار، ہوٹل اور تمام اقسام کی عمارتیں اور مسا جد تباہ اور برباد کرکے عرصہ قریب میں عربستان کے منتظر مالکان اپنی خواہشات کو اور آگے بڑھا کر زمینی طاقت لیے اپنے پسندیدہ خزانوں پر قبضہ کرلیں۔ ہم غریب ایک کونے میں بیٹھ کر لاچاری سے دعا مانگتے ہیں ”یا اللہ مدد دے یا مشکل کشا مدد دے“۔

اسلام اور عالمی طاقتوں کا پہلا ربط

مشرقی رومن سلطنت کے غیر معمولی جسامت اور شہنشاہ ہرکولیس اور ملک فارس کے بادشاہ خسرو پرویز دوم کے درمیان جنگ اور لڑائیوں کا ذکر قرآن شریف کے سورۃ الروم میں موجود ہے۔ ان دونوں سلطنتوں میں لڑائیاں ان کی بتدریج تنزلی طلوع اسلام کے اوائل میں ہوئی۔ یہ واقعات نہ صرف سیاسی بلکہ روحانی طور پر بھی دنیا کی تاریخ میں خاص اہمیت رکھتی ہے۔ رومن امپائر سکندر اعظم کے بعد ختم ہوگئی۔ سلطنت فارس اور سلطنت روم کی مستقل سرحدیں تھیں۔ یہ سرحدیں اسلامی سلطنت میں شامل کر لیا۔ یمن میں ابی سینا کے بادشاہ کا نمایندہ وہ نائب شاہ ابراہا تھا جس نے خانہ کعبہ کو مسمار کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ اس کے لشکر میں ہاتھیوں کو نمایاں طور پر استعمال کیا تھا۔ لیکن اس کی پسپائی ہوئی تھی۔ نتیجہ میں خانۂ کعبہ کو تمام دنیا کے ممالک میں راہنمائی حاصل ہو گئی۔ عام طور پر اس واقعہ کا570 عیسوی پیغمبر اسلام کی ولادت کا دن مانا جاتا ہے۔ القرآن کا سورۃ الفیل موجود ہے۔ یہ اسلام ہی تھا جس نے سلطنت فارس کو شکست دے کر عربستان کو بچا لیا۔ اور تاریخ عالم میں اہم مقام حاصل کر لیا۔ بازنطین کی حکومت کو بھی جزوی طور پر تباہ کردیا۔ دوسرے دو ممالک ہند اور چین کا علمی تاریخ میں ذکر ملتا ہے ہند میں ہر شہ وردھانہ606 تا647 کا قابل ذکر زمانہ تھا۔ یہ ان کے کچھ طاقت کا زمانہ تھا۔ اس دور میں فنون سائنس، علم و حکمت کو ترقی ملی۔ سیاسی طاقت کا زمانہ تھا۔ پیغمبر اسلام نے فرمایا اُطلُبُو العِلمَ وَلَو بِاالصِین علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے۔ مذہبی

تجربات میں چین کا مشہور بدھ مت پیروکار سیاح اس (Yuang-Chway) نے اپنا مذہبی سفر 45-624 عیسوی کے زمانے میں عمل پذیر ہوا۔

عربی اور فارسی طرز تحریر کے لحاظ سے عام طور پر کسرا خسرو پرویز خوصراواز اوّل یا خصرواس پر زیادہ توجہ نہیں دی گئی۔ کسرا عربی عنوان ہے۔

نوشیروان ایک نام کا خلاصہ ہے۔ یہ فردوسی کے زمانہ سے نوشیروان تک استعمال ہوا۔ پہلوی نام نوشکروان، مطلب نہ ختم ہونے والا، غیر مادی روح، آتما، کسی کی اخلاقی یا فطری خصلت، مثالی شکل۔ رومن شہنشاہ مورس جس نے552 عیسوی سے لیکر602 عیسوی تک حکومت کی۔ اسکی فوج نے سرکشی شروع کردی۔ اسکی فوج نے ایک قدیم رومی فوجی کو جس کا نام فوکوس تھا اسے شہنشاہ بنا ڈالا۔ مورس نے خودکشی کر لی۔ فوکوس602 سے لیکر610 عیسوی تک حکومت کی، سلطنت تباہ ہوگئی۔ اس دوران ہرقل افریقہ کے ایک دور افتادہ صوبہ میں متعین تھا۔ اس کے جوان بیٹے جس کا نام بھی ہرقل تھا اس کو قسطنطنیہ کو بھیجا گیا کہ وہ فوکوس کو معزول کرکے حکومت پر قبضہ کر لے۔ یہ وہی جوان ہرقل تھا جو قسطنطنیہ کا بادشاہ تھا۔
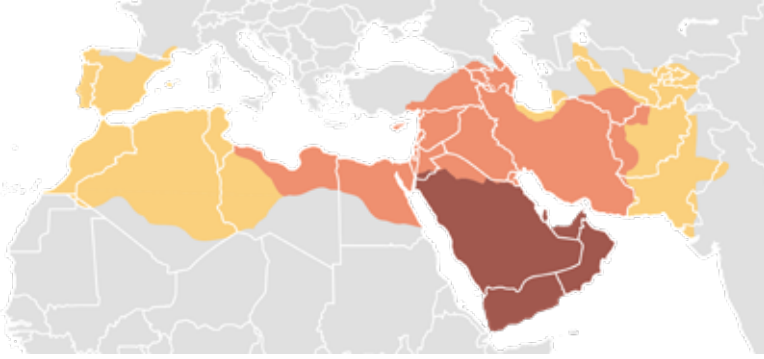
خلافت اُمیہ 750- 622 عیسوی

آنحضرت ﷺ کے زمانے میں 622-632 عیسوی۔
خلافت راشدہ میں توسیع 632-661 عیسوی۔
خلافت امید میں توسیع 661-750 عیسوی۔

خلافتوں کے زمانوں میں خود مختار علاقے اسلامی سلطنت جزائر مغرب جس میں اسپین او ر پرتگال ایک طرف اور مشرق میں تین سمندر سے گھری ہوئی وسیع پیمانے پر مسلم دنیا کی وسعت جو ایک کروڑ چونیتس لاکھ زمین دنیا کی سب سے بڑی حکومت بن گئی۔ جغرافیائی پیمائش سے اسلامی سلطنتوں میں وسیع علاقہ مسلم حکومت کے تحت آگیا اس زمانے میں دوسری ریاستیں:1۔برطانوی سلطنت؛2۔مقدس رومی۔ 3۔ مطلق العنان تھی۔

خلافت عباسیہ 1517–750 عیسوی

اس زمانہ میں سائنس، ذہنی کمالات، کارنامے، مجموعی کرشمے، ثقافت، نفاست پسندی، ذہنی مشاہدے، شائستہ تصانیف اس دور کے رسموں رواج ذہنی اور جسمانی ترقی، پودوں کی نشوونما، مگس پروری، ریشم کے کیڑے پالنا، ضروری غذا کا انتظام، فصل کے لیے زمین کی تیاری، حیوان، جاندار مویشی۔ بغداد ہمہ اقسام کے مذہبی اور سماجی علم و عمل بغداد کا دارالحکومت بن گیا تھا۔ اس زمانہ میں یہ جگہ سائنس، تہذیب اور مذہب کا مرکز بن چکا تھا۔ علم و عمل کا مرکز تھا۔ وہ عظیم مرکز فن، فنون، علم و عمل کا مرکز تھا۔ 1258 عیسوی میں ہلاکو خان کی درندگی میں تباہی آگئی۔ اس کا اثر اطراف کے شہروں میں پھیل گیا۔ اس کے بعد کی صدی میں عراق

اور تمام پڑوسی بن گیا۔

نویں صدی میں خلافت عباسی کو ماننے والی فوج کو ترکوں کی سرداری میں غلاموں کے ساتھ مصر میں مملوک کے نام پر خلافت قائم ہوئی۔ اس کا نتیجہ کچھ اچھا ہوا اور برا بھی۔ مملوک کی فوج ابتدائی دور میں حکومت اندرونی اور بیرونی معاملوں کے لیے بہتر معلوم ہوئی بعد میں باہر کی فوج اور المسلم میں پھوٹ پڑ گئی۔ اس کے علاوہ مملوک میں آہستہ سے نفاق پیدا ہوا اور مجبوراً مملوک سے کھینچ کر محمد ابن رعیق کو دے دی۔ مملوک کی سلطنت 1261 عیسوی سے شروع ہو کر 1517 عیسوی تک رہی۔

سلطنت قرطبہ: قرطبہ اور اندلس 1031-929 عیسوی

خلافت امید "امیر" یا "سلطان" نے دس سال تک حکومت کی۔ جب عبدالرحمٰن نے خود کو خلیفہ بنا لیا۔ فاطمد کے ختم ہونے کے بعد اس نے تمام

عربستان میں فرقہ آنے سے پہلے خود کو خلیفہ بنا لیا۔ یہی وقت فنّی صنعت، تجارت اور تہذیب کا کامیاب زمانہ تھا۔

خلافت المحادہ1269-1147 عیسوی
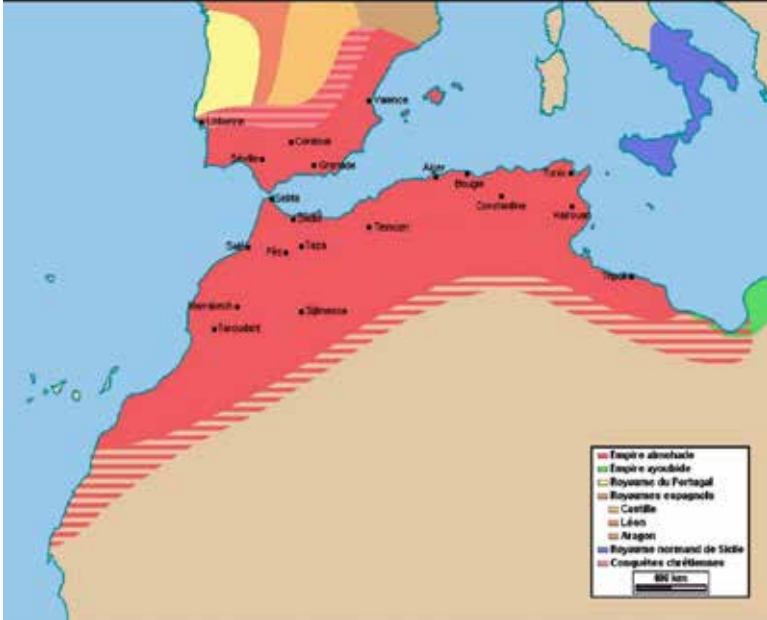
المحادہ خلافت(بربر زبانیں امحدان) عربی امم وحدان، عربی سے مراکش بربر مسلم تحریک نے12 ویں صدی میں نمودار ہوا۔

الموحاد اقتدار اعلیٰ کے شہنشاہ کے تحت ریاستوں کا سلسلہ1212-1180 عیسوی تک ہوا۔ الموحاد خلافت بربر زبان والے اُم محودان، عربی سے مراکش، (توحیدی یا اتحادی) مراکش بربر مسلمین کی تحریک بارویں صدی میں قائم ہوئی۔

الموحَد تحریک ابن تمار مسمودہ کے ساتھ جنوبی مراکش سے شروع ہوئی۔

الموحاد نے پہلے نقشوں کے شمالی پہاڑوں میں تقریباً1120 عیسوی میں شروع ہوئی۔

الموحاد نے مراکش کی المٰوحاد سلطنت کو1147 عیسوی میں ہرا دیا۔ اس کے بعد تمام

مغربی حصہ خلیفہ بن گئے۔ اندلس افریقہ کی طرح تمام اسلامی عربستان پر الموحاد خلافت 1172 عیسوی میں لے لیا۔ الموحاد کا اقتدار 1212 عیسوی میں بھی جاری رہا۔ جب کہ محمد الناصر کو (1214-1199 عیسوی) جنگ لاس ناواس ڈی ٹولوسا کی شمال مشرق افریقہ کی چوٹیوں پر شکست ہوئی۔ یہ شکست سیرا مورینا پر کاسٹائل، اراگون، ناوار اور پرتگال کی (عیسائی) شہزادی کی مدد سے مسلم عربستان کے صوبوں کی شکست ہوئی اس کا ساتھ اسلامی شہر قرطوبہ اور سویل کرسچن طاقتوں کی 1236-1248 عیسوی میں فتح ہوئی۔

خلافت فاطمد 1171-909 عیسوی

فاطمد خلافت کا نقشہ بتلاتا ہے کہ فاطمد خلافت کہ اسلامی شعیت خلافت تیونس سے شروع ہوئی اس کے بعد افریقہ کے شمالی اونچائیوں سے ہوتا ہوا مصر پہنچ گیا۔ اس کے بعد مصر کو مرکزی حیثیت دیتے ہوئے دوسرے علاقے مغرب، مشرقی بحر روم اور حجاز کے علاقے تک پھیل گیا۔

فاطمد کا نام مرکزی خلافت کے لیے استعمال ہوا۔ اس کے حکمران شہری

اسماعیلی شیعہ فرقے سے تعلق رکھتے تھے۔
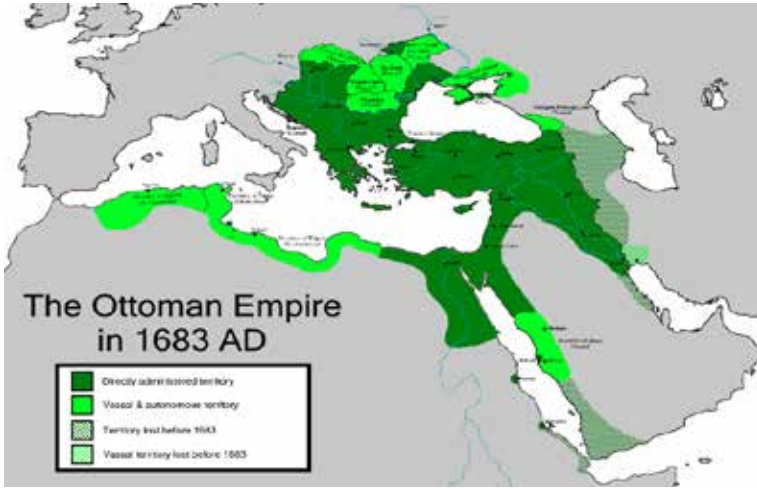
خلافت عثمانیہ 1517-1924 عیسوی

روس اور ترک کی جنگ 1768-1774 عیسوی

ترک کی حکومت کا بڑا حصہ روس لے گیا جس میں مسلمانوں کی بڑی آبادی پر روس کا قبضہ ہو گیا۔ ترکوں کا اخلاقی طور پر معاہدہ کوچک قینارجہ روسی سلطنت سے ہوا۔

خلافت عثمانیہ کا اقتدار اعلیٰ شہنشاہ مطلق العنان کے تحت ریاستوں کا وسیع سلسلہ اس کی حکومت کا رقبہ پھیلا ہوا اس کی وسعت اور حدود و اطلاق عمل اور استطاعت نفاذ اثر اس کے اختیار میں رہا۔ کسی گناہ یا جرم کی خطا اس کی اہمیت کو گھٹانا یا نرمی کا تقاضا یا تخفیفی سبب ہوا، فیصلہ شہنشاہ کے اختیار میں رہے۔

سلطان محمد چہارم اور عبدالمجید دوم سنّی مسلم خلیفہ رہے۔ شہزادی درشہوار، مراد افضل کے ساتھ 1362-1389 عیسوی تک حکومت کے ساتھ رہے۔ قاہرہ کی خلافت عباسیہ 1453 عیسوی میں اپنا تخت چھوڑ کر ادرنہ میں چلے گئے۔ اس کے بعد

خلافت عثمانیہ کے محمد نے قسطنطنیہ کو فتح کر کے اپنے دارالحکومت میں شامل کر لیا۔ جس کا موجودہ نام استنبول ہے۔1517 عیسوی میں عثمانیہ کا سلطان سلیم نے قاہرہ کے مملوک سلطنت کو شکست دے کر اپنے دارالحکومت میں شامل کر لیا اور مقدس مکّہ اور مدینہ کی خدمات اپنے ذمہ لے لیا۔ اس سے خلافت عثمانیہ کو مسلم دنیا کی خلافت مل گئی۔ اسی اثناء میں خلافت عثمانیہ نے دیکھا کہ پہلے کی خلافت اپنے سرکاری دستاویزات اور تمام سرکاری مسودوں پر خلیفہ نہیں لکھتے ہیں۔ یہ بات سامنے آئی کہ خلافت عثمانیہ کا نام ڈھلے ہوئے سکوں پر بھی خلافت کا نام نہیں لکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ خلافت عثمانیہ کے عیسائیوں کی مدد کرتے ہیں اور وہ مسلمانوں کو روس کے اپنے طریقوں سے ان کی مدد کرتے ہیں۔

1768-1774 عیسوی کی جنگ میں عثمانیہ کو شکست ہوئی اس بربادی میں بہت سارے علاقہ بھی ان کے ہاتھ سے نکل گئے۔ جس میں مسلمانوں کی بڑی آبادی تھی۔ جیسا کہ قرم کو بھی کھو دیا۔ برحال عثمانیہ کے عبدالحمید نے اپنی سیاسی کامیابی حاصل کر لی کہ اس وقت کی آزاد قوم ان کے ''معاہدہ امن'' میں یہ بات منوا لی کہ مسلم مذہبی صدور اس آزاد قوم میں رہیں گے۔ اس معاہدہ کے تحت عیسائی روس ان تمام عیسائی خلافت عثمانیہ میں رہیں گے ۔

انگریز نے اس بات کو مان لیا کہ جو مسلمان اس وقت برطانوی ہندوستان میں ہیں ان کی ذمہ داری خلافت عثمانیہ دیکھیں گے اور عثمانیہ کے مسلم انگریزوں کو سلطان سلیم اور سلطان عبدالمجید سے مدد ملے گی۔1899 عیسوی میں امریکہ کے سفیر آسکراسٹراس نے نمائندہ عثمانیہ کو کہا کہ سلطان عبدالحمید کی مدد سے فلپائن کو امریکی سرپرستی اور امریکی فوجی حکمرانی کے تحت آنے کے لیے مجبور کیا گیا؛ سلطان نے ان کی بات مانی اور ایک خط لکھا جو مکہ کے ذریعے سولو بھیجا گیا۔ سولو کے مسلمان

بغاوت کرنے والوں کا حصہ بننے سے انکار کر دیا اور اپنی فوج کے کنٹرول میں آ گئے، خود مختار امریکہ کو تسلیم نہیں کیا۔

خلافت کا خاتمہ 1924 عیسوی

- ❖ مصطفیٰ اتار ترک کا ترتیب ہیت یا شکل و صورت۔
- ❖ اسلامی طرز حکومت میں تبدیلیاں۔
- ❖ اسلامی عقیدوں میں تبدیلی اور انحراف۔
- ❖ اسلامی طرز حکومت۔
- ❖ تحریک آزادی نسواں۔
- ❖ اسلامی خود مختاری۔
- ❖ اسلامی سیاسی، معاشی، ذرائع پیداوار، تقسیم دولت، سیاست اور سیاسی عمل۔
- ❖ اسلامی سلطنت۔
- ❖ جہاد۔
- ❖ اسلامی بادشاہت۔
- ❖ اسلامی آمریت۔
- ❖ اسلامی طرز تعلیم۔
- ❖ طرز زندگی، مذہب اور سب حصوں پر محیط طرز حیات کے متعلقہ حالات زندگی۔
- ❖ متعلقہ سیاسی حالات۔

برصغیر میں اسلامی حکومت

برصغیر ہندوستان میں مسلم حکومت کی تاریخ 712 عیسوی میں شروع ہوئی

ہے جبکہ خلافت اسلامیہ کے محمد ابن لقاسم کی سرداری میں سندھ اور ملتان فتح ہوا۔ اس کے بعد اور آگے بڑھے برصغیر کے ایک بڑے رقبہ کے حاکم بن گئے۔ غزنوی سردار دوسرے علاقوں کے حکمران ہوئے۔ ان کے بعد غوریان آئے اور سلطان محمد غور بھی آئے۔ دوران 1206 – 1173 عیسوی کے اختتام تک شمالی ہندوستان کا ایک بڑا حصّہ مسلمانوں کی حکومت بن گیا۔

بارھویں صدی کے آگے مسلم سلطنتیں جن میں نمایاں دہلی سلطنت، مغل کے شہنشاہ دوسرے مسلم حکمرانوں کے ہمراہ جن میں بہمنی، بنگال، گجرات، مالوہ، کشمیر، ملتان، میسور، کرناٹک، دکن کی سلاطین کے مسلم ممالک میں شامل ہو گئے۔ یہ تمام سلطنتیں بارھویں صدی سے لیکر چودھویں صدی تک مکمل ہوگئیں۔

سب سے بڑی سلطنت اورنگزیب عالمگیر کی حکمرانی میں 1707-1658 عیسوی کا زمانہ تھا۔ جب کے مغل سلطنت عالمگیری کے تحت مزید اسلامی حکمت عملی جو حکومت اختیار کرے، سیاسی تدبر، دانش مندی کام کرتی۔ دہلی سلطنت نے فیروز شاہ تغلق اور علاؤالدین خلجی کے زمانے میں اسلامی شارع عام سلسلہ اختیار

کیا جس نے منگول کے ہندوستان پر حملوں کو پسپا کر دیا۔ دوسری طرف اکبر اعظم نے مذہبی غیر جانبدار طریقہ حکومت اختیار کیا۔ اسلامی حکومت نے ہندوستان کو بڑی ذہنی، اخلاقی، تہذیبی، تربیتی، لفظی، زبانی طرزِ گفتگو سے ہم کنار کیا۔ جدید پنجابی، بنگالی، گجراتی، ہندی، سندھی اور کئی دوسری ثقافتوں کو شعار دیا۔ دکھنی، ہندوستانی، عربی، فارسی کا شعار دیا۔ اس کے علاوہ اکبرِ اعظم کا دین الٰہی بھی مسلم اور ہندو مذہب سے معروف ہوا اور نیا مذہب سکھم جاری ہوا۔

اٹھارہویں صدی میں ہندوستان میں اسلامی اثر و رسوخ کمزور ہونا شروع ہوا، جو مغلیہ سلطنت کے زوال کے بعد ہوا۔ اس کے نتیجے میں مغلیہ سلطنت کے سابقہ علاقوں کو حریف طاقتوں، جیسے مرہٹہ کنفیڈریسی نے فتح کر لیا۔ تاہم اسلامی حکمرانی علاقائی نوابوں اور سلاطین کے تحت برقرار رہی۔

اٹھارہویں اور انیسویں صدی کے دوران، ہندوستان کے بڑے حصے ایسٹ انڈیا کمپنی کے زیرِ قبضہ آ گئے، جو بالآخر 1857 میں برطانوی راج کے قیام کا سبب بنے۔ علاقائی اسلامی حکومتیں نوابی ریاستوں کے تحت برقرار رہیں، جیسے ریاست حیدرآباد، ریاست جوناگڑھ اور دیگر چھوٹی نوابی ریاستیں، جو بیسویں صدی کے وسط تک قائم رہیں۔

آج بنگلہ دیش، مالدیپ، اور پاکستان ہندوستانی برصغیر میں مسلم اکثریتی ممالک ہیں، جبکہ بھارت میں دنیا کی سب سے بڑی مسلم اقلیت آباد ہے، جس کی تعداد 204 ملین سے زیادہ ہے۔

مشکل الفاظ اور ان کے معنی

آدم (ع-مذ)	سب سے پہلے کا انسان / اللہ کے سب سے پہلے پیغمبر / ابو البشر (یعنی انسانوں کے باپ حضرت آدم علیہ سلام
انسان (ع-مذ)	آدمی محبت کرنے والا / اخلاق سے آراستہ
آدم ثانی	حضرت نوح علیہ سلام کا لقب طوفان نوح علیہ سلام کے بعد آپ کے ساتھیوں اور آپ کی نسل آباد ہوئی
آدمی بنانا	اردو محاورہ) مہذب بنانا / شائستہ بنانا)
آقا (مذ)	آغا / مالک / صاحب / شوہر / حاکم / افسر
آقائے والی (ف)	خداوند نعمت / سرکار / ان داتا
امر بالعروف و نہی المنکر	نیک کاموں کا حکم اور برائی سے روکنا
اسلام	مسلمانوں کا دین / اطاعت کرنا
ابو البشر	صفی اللہ حضرت آدم علیہ سلام کا لقب
ابلیس	خدا کی رحمت سے ناامید / شیطان / خبیث / شریر / فسادی
اسرائیل	رات کے وقت خدا کی طرف جانے والا / حضرت یعقوب علیہ سلام کا دوسرا نام
اسرائیلی	اسرائیل سے منصوب ان کی اولاد یہودی

انصار	ناصر کی جمع / مدینہ کے لوگ جنہوں نے آنحضرت ﷺ کی مدد کی
اللہ (ع-مذ)	خدا کا اسم ذات / کلمہ حیرت وخوشی / الٰہی
ادراک	دریافت کرنا / عقل / فہم / رسائی
انضمام	ملنا- پیوست ہونا- شمولیت- مل جانا
اَجر	ایک کام کا عوض / ثواب / اجرت
اِجر	جاری کرنا / شروع کرنا
بنی جان	جنات کی نسل اور قوم
بنی	بیٹے اولاد اور نسل
بنی آدم	حضرت آدم علیہ سلام کی اولاد
تشریح	کھول کر بیان کرنا / شروع کرنا
تفسیر	وضاحت کرنا / قرآن شریف کی شرح
تکبر	غرور / گھمنڈ
تکبیر	اللہ اکبر کہنا
تطہیر	پاک کرنا / طہارت
تکبیر تحریمہ	وہ تکبیر جس سے نماز شروع کرتے ہیں
تکذیب	جھٹلانا
تنبیہ	خبرداری / نصیحت کرنا
پیروکار	کسی کی طرف سے پیروی کرنے والا- وکیل

پیرو	پیچھے چلنے والا - مقلد - مرید - چیلا
پاک روح	لقب حضرت جبرائیل
پیروڈی	بھونڈی نقل - کسی کی نظم یا اسلوب بیان کی نقل
جل جلالہ	خدا کی عظمت اور بڑی شان
جِنّ	ایک پوشیدہ مخلوق جو آگ کی تپش سے پیدا کی گئی
جفاکش	عام آدمیوں سے زیادہ کام کرنے والا
جَن	انسان - آدمی
حواری	حضرت عیسیٰ کے ساتھی، دوست، مددگار
حوا	حضرت آدم کی بیوی کا نام
حق	سچائی - فرض - ذمہ داری - انصاف
حق العباد	ایسا فعل جس سے دوسروں کو تکلیف نہ پہنچے - انسان کا انسان پر حق
حق الیقین	اللہ کو دل سے دیکھنا اور پورا یقین کرنا
حق پرست	حق کی عبادت کرنے والا - سچا آدمی
حق طلفی	کسی کا حق مار لینا
حق تعالیٰ	اللہ بزرگ والا
حق شناس	خدا شناس - حق کو پہچانے والا
حق ناشناس	ناشکرا
حق گوئی	سچ کہنا - انصاف کی بات کرنا

حیات زندگی	جان-روح
خلیفہ	رسول اللہ ﷺ کا قائم مقام-نائب
خلیفۃ اللہ	خدا کا نائب- حضرت آدم کا لقب
خیر امت	خیر کے معنی بھلائی، سلامتی، تندرستی
خبیث	ناپاک-بدباطن-شریر- بھوت پریت-سور
درویش (ف-مذ)	فقیر-خدارسیدہ-غریب- مسکین
دیو	ایک دیونلپیکر خیال-پہلوان
ذی روح	جاندار
روح القدوس	فرشتہ حضرت جبرائیل علیہ السلام
روح اللہ	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب جو باپ کے بغیر پیدا ہوئے
ربوبیت	پروردگاری (خداتعالیٰ)
رغبت	خواہش-رجحان-توجہ-شوق
سجدہ	پیشانی زمین پر ٹیکنا- خدا کے آگے سر جھکانا
سورۃ	قرآن مجید کا باب یا فصل
سلام	سلامتی
شرح	تفسیر-نرخ-بھاؤ
شمولیت	مل جانا
صفی	پاک صاف
طہارت	صفائی-پاکی-وضو-استنجا- غسل کرنا

ظالم	ظلم کرنے والا - جاہل - وحشی
عالَم	زمانہ - مخلوق - دنیا
عالم گیر	دنیا کو فتح کرنے والا
عالم بالا	آسماں - عرش
عالم پناہ	وہ شخص جو مخلوق کے لیے امن کا سبب ہو
عالم ارواح	جہاں روحیں رہتی ہیں
عالم لاہوت	ذات الٰہی جس کو اللہ کا درجہ حاصل ہو
عالِم	دانا- صاحب علم و فضل - پڑھا لکھا
عالم الغیب	غیب کا حال جاننے والا
عالِم باعمل	پڑھ لکھ کر عمل کرنے والا
عالمانہ	علم و دانش سے بھرا ہوا
غوری	افغانستان کے شہر غور کا رہنے والا
فاسق	گناہگار - فسق - فجور میں مبتلا
فسق	نافرمانی - جرم - بدکاری - گناہ
فلسفہ	وہ علم جس کے ذریعے قدرت کو سمجھنے اور کائنات کے ساتھ انسانی تعلق کی تہ تک پہنچنے کی کوشش کی جاتی ہے
قرآن	کلام اللہ- کلام مجید- وہ کلام الٰہی جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا
کائنات	ستارے اور سیارے و زمین سب مل کر کائنات کہلاتے ہیں

کلمہ	بات - بامعنی لفظ جو آدمی کے منہ سے نکلے انصاف کی بات، سچی بات
کافر	خدا کو نہ ماننے والا - بے دین - ایک قوم جو افغانستان کی سرحد پر رہتی ہیں
کلمۃ اللہ	خدا کی بات
ملائکہ	ملک کی جمع فرشتہ
مطیع	اطاعت کرنے والا - تابع
مقدَس	پاک کیا گیا - پاک معصوم - پارسا - فرشتہ خصلت
مقدِس	پاک جگہ
مقدسہ	مقدس کی تانیث (یعنی مونث) ہونا
میزان	ترازو - آسمان کا ساتواں برج - مجموعہ
ناشائستہ	بد اخلاق
نَفَس	سانس - گھڑی - ساعت
نفس	جان - روح - ہستی - حقیقت - اصل شئے - خواہش نفسی
ناصر	مدد کرنے والا
وضاحت	تفصیل سے بیان کرنا
وسوسہ	وہم - اندیشہ
یہود	یہودی کی جمع، حضرت یعقوب علیہ سلام کی اولاد، حضرت موسیٰ علیہ سلام کی امت